وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ | سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا

BA DR QAD IAN

بدر

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی عہ بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Reg. No. L. CCLXXXVIII | بنوش جرعہ وصلش زجام نوردین

جلد ۱۲ | مع ضمیمہ درس قرآن مجید | ۷ شوال المبارک سنہ ۱۳۳۰ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۹ ستمبر سنہ ۱۹۱۲ء مطابق ۴ اسوج ۱۹۶۹ | چار روپے پیشگی | نمبر ۱۱ و ۱۲

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیاں در ا | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | کہ ہست محی موتیٰ کلام نوردین

مسیح موعودؑ کا کام کیا تھا؟ ۱.

۱۰ر جنوری ۱۹۰۵ء کو جب کہ میں قادیان کے ہائی اسکول میں ہیڈ ماسٹر تھا۔ میں نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت بابرکت میں ایک رقعہ لکھا تھا۔ جس کا اصل بمعہ جواب درج کرنا امید ہے کہ ناظرین کی دلچسپی کا موجب ہوگا۔

رقعہ بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت اقدس مرشدنا و مہدینا مسیح موعودؑ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

صاحبزادہ میاں محمود احمد کا نام برائے امتحان آج ارسال کیا جائے گا۔ جس فارم کی خانہ پُری کرنی ہے۔ اُس میں ایک خانہ ہے کہ اس لڑکے کا باپ کیا کام کرتا ہے۔ میں نے وہاں لفظ نبوّت لکھا ہے۔

کان میں طنین ہوتا ہے۔ گولیوں کا کھانا اگر مناسب ہو تو ارسال فرماویں۔ حضور کو بار بار تکلیف دیتے بھی شرم آتی ہے۔ اگر مناسب ہو تو اس کا نسخہ تحریر فرماویں۔ میں خود بنالوں۔ والسلام

حضور کی جوتیوں کا غلام
محمد صادق عفی اللہ عنہٗ
۸ جنوری ۱۹۰۵ء

جواب السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ

نبوّت کوئی کام نہیں۔ یہ لکھ دیں۔ کہ فرقہ احمدیہ جو تین لاکھ کے قریب ہے۔ اس کے پیشوا اور امام ہیں۔ اصلاح قوم کام ہے۔

غلام احمد عفی

پس میں نے اُس فارم پر انگریزی میں حضرت کا کام یوں لکھا

National Reformation & Leadership of Ahmadyya Sect (300,000 members)

نوٹ ۱۔ ایک دفعہ میں بیمار ہوگیا تھا۔ معدہ میں کچھ خرابی تھی۔ بخار ہوجاتا تھا۔ حضرت صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک نسخہ کے تازہ اجزاء ہر روز منگوا کر ایک گولی اپنے دست مبارک سے بناکر مجھے بھیجتے تھے۔ اس سے اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی۔ اس کے اجزاء اس وقت مجھے معلوم نہ تھے۔ بعد میں حضرت نے مجھے بتلا دیئے تھے۔ اڈیٹر۔

کلام امیر کا پہلا نمبر محض خدا کے فضل وکرم سے شائع ہوتا ہے۔ اور اس اخبار کے ساتھ اُن خریداران کے نام روانہ کیا جاتا ہے۔ جن کی قیمت وصول ہوچکی ہے کیونکہ کلام امیر کی وصولی کے واسطے ایسا ہی قاعدہ مقرر کیا گیا ہے۔ بعض دوستوں کے خطوط آئے ہیں۔ کہ کلام امیر ہمارے نام جاری کیا جائے اور قیمت بذریعہ وی۔ پی وصول کی جائے۔ ایسے احباب کو پھر یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ کلام امیر عموماً کسی کے نام وی۔ پی نہ کیا جائے گا۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر آنی چاہئے۔ یہی قاعدہ مقرر کیا گیا ہے اور اس کی پابندی بوجوہات چند ضروری معلوم ہوتی ہے

کلام امیر کی قیمت کا نقشہ درج ذیل ہے

	سیرامپوری کاغذ	عمدہ کاغذ
خریداران بدر کے لئے	عاَر	سے ر
غیر خریداران بدر کے لئے	سے ر	للعہ

اس دفعہ کلام امیر صرف عمدہ کاغذ پر ہی چھاپا گیا ہے وہی سب خریداروں کو روانہ کیا گیا ہے۔

اخبار میں جو کلام امیر درج ہوتا ہے وہ بدستور درج ہوتا رہیگا۔ نئے اوراق میں قرآن رمضان۔ بعض لطائف اور مباحث اور تاریخی حالات۔ اور حضرت کے سوانح کے حالات۔ روزانہ ڈاک۔ روزانہ ڈائری۔ نومریدین۔ حضرت کے مکتوبات۔ اور ایسی چیزیں درج کی جائینگی۔ اور اس کے صفحات کا نمبر الگ دیا جائیگا۔

اخبار کے جن خریداروں کی قیمت اب تک وصول نہیں ہوی اُن کے نام کا اخبار مجبوراً بند کیا جائیگا اور آئندہ کے واسطے قیمتوں کی پیشگی وصولی کا دستور بنایا گیا ہے۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق حضور کے معالج جناب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کی تحریر ہم اس دفعہ شایع کرتے ہیں:۔

السلام علیکم:۔ ناسور بدستور ہے۔ کچھ کچھ مواد خارج ہوتا ہے۔ عام بدنی صحت الحمد للہ اچھی ہے۔

خلیفہ رشید الدین

اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں بہمہ وجوہ خیریت ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ترقی معلومات و علوم عربیہ کی خاطر ملک مصر کو جانیوالے ہیں غالباً ۲۵ ستمبر ۱۹۱۲ء کو یہاں سے روانہ ہوں گے۔ مولوی فاضل عرب عبد الحی صاحب آپ کے رفیق سفر ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے خیر و عافیت کیساتھ لیجائے۔ اور فائز و بامراد و صحت و سلامتی کے ساتھ واپس لائے۔ حضرت میاں صاحب نے انصار اللہ کے ممبروں کو جو چٹھی اس موقعہ پر لکھی ہے، اس کا اقتباس اسی اخبار بدر میں دوسری جگہ درج ہے۔ موصوف صاحب کا ارادہ ہے کہ اس سفر میں مصری طرز قرایت قرآن شریف سیکھیں۔

حضرت خواجہ صاحب اس وقت بحیرہ روم میں ہوں گے اللہ تعالےٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ یہ بات غلط مشہور ہوئی ہے کہ خواجہ صاحب کو کسی غیر احمدی سیٹھ نے اپنے خرچ پر کسی مقدمہ کیلئے بھیجا ہے۔ ان کے اخراجات کا سبب کچھ ہی بنا ہو۔ اصلی بات تو یہ ہے کہ تبلیغ اسلام کا جو شوق ان کے دل میں ہے۔ اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو اطراف عالم میں پہونچا دینے کی جو تڑپ اُن کے اندر ہے وہی انہیں دور دراز جانیکے واسطے ذریعہ بھی خدا کے فضل سے نکال دیتی ہے۔ الہٰم ۱۰ستمبر کا لکھا ہوا جو خط خواجہ صاحب کا حضرت کی خدمت میں آیا ہے۔ اس کے یہ الفاظ ہیں:۔

آج بارہ بجے دن کے بعد از امتحان طبی واخل جہاز ہوتا ہوں بسم اللہ مجریھا و مرسٰھا انّی ربی الغفور الرحیم۔ حضور کی دعا کی احتیاج ہے۔ دوسرا عریضہ عدن سے لکھوں گا۔

(عاجز خاکسار خواجہ کمال الدین بدر ہفتہ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۱۲ء)

بابو غلام حسن صاحب اسٹیشن ماسٹر بہاولپور کے بیٹے چوہدری عبد الغنی سابق طالبعلم مدرسہ قادیان کو اللہ تعالےٰ نے فرزند نرینہ عطاء کیا ہے۔ حضرت نے نام عبد الباسط رکھا ہے جو حضرت کا اپنا ہی الہامی نام ہے۔ اللہ تعالےٰ **مبارک** کرے۔ بابو صاحب نے اس بچے کا عقیقہ وطن میں بھی کیا اور قادیان میں بھی خرچ بھیجکر کرایا۔

مرزا عبد الغنی صاحب داماد میر افتخار احمد صاحب کو بھی اللہ تعالےٰ نے فرزند نرینہ عطا کیا ہے۔ خدا **مبارک** کرے۔

حاجی محمد اعظم صاحب بمبئی سے اطلاع دیتے ہیں کہ آجکل جدہ کے جہاز کا کرایہ پچاس روپیہ سے پچہتر روپیہ فی کس ہے۔ ہمارے دوست **حاجی صاحب** کو حاجی نواب علی صاحب بھنڈی بازار کے مکان پر ملیں۔ دلالوں کے پاس نہ جائیں۔ اور جدہ میں سید جعفر کو ملیں یہ حاجی صاحب موصوف کی نصیحت ہے۔

میاں **احمد** نور صاحب تاجر کوہاٹ کیطرف سرحد پر تبلیغ کے کام میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کا ناصر ہو۔

حضرت مولوی **محمد علی** صاحب و ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کوہ مری پر تشریف فرما ہیں۔

برادرم ملک برکت علی صاحب احمدی لاہوری کو اللہ تعالےٰ نے **فرزند** نرینہ عطا کیا ہے۔ حضرت نے نام برکت اللہ رکھا ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

بابو محمد اسمٰعیل صاحب نے بصیر پور سے کچھ کپڑے مساکین کے واسطے حضرت کی خدمت میں بھیجے ہیں۔

یادگیر علاقہ حیدر آباد دکن سے دو بھائی محمد ابراہیم صاحب و عبد الرحمٰن صاحب تشریف لائے ہیں۔

برادر برکت علی صاحب احمدی چک ۱۳ ضلع ہوشیار پور سے لکھتے ہیں کہ وہاں ایک **نئے احمدی** کے سبب تمام کے مسلمان سب دشمن ہو گئے ہیں۔ یہاں تک کہ احمدی زمیندار کو زمین بٹائی پر نہیں دیتے۔ اور ہر طرح سے دکھ دیتے ہیں احباب وہاں کے بھائیوں کی استقامت کیلئے دعا کریں۔

برادر وزیر خان صاحب احمدی اور سیر وسط ہند سے تعلق ملازمت قطع کر کے قادیان آ گئے ہیں۔

مخدومی ڈاکٹر رشید الدین صاحب کے مولود مسعود کا نام حضرت خلیفۃ المسیح نے عبد الرحمٰن رکھا ہے۔

مرزا خدا بخش صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ساتواں بیٹا عطا کیا ہے حضرت نے نام عبد اللہ رکھا ہے خدا مبارک کرے اور نیک بنائے۔

برادر فخر الدین صاحب نے کھوئی میں **وعظ** کیا اور سلسلہ کی تبلیغ کی۔

حضرت نواب صاحب کے صاحبزادگان میاں عبد الرحمٰن و میاں عبد اللہ صاحبان کی **شادی** ۳۰ ستمبر کو علیگڈھ میں ہونیوالی ہے۔ اس تقریب پر حضرت ام المومنین و صاحبزادگان حضرت مسیح موعود مالیر کوٹلہ تشریف لیگئے ہیں۔ نواب صاحب کی خواہش تھی۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح بھی تشریف لیجاتے مگر حضور بسبب ضعف و علالت طبع نہیں جاسکے۔ بعض خدام کو جانے کی اجازت دی۔ عاجز **راقم** بھی اس اخبار کی اشاعت سے قبل مالیر کوٹلہ پہنچے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ مگر میرے پیچھے اخبار کے نکلنے میں کوئی ہرج نہ ہو گا۔

ان ایام میں جو احباب حضرت کی خدمت میں باہر سے حاضر ہوئے۔ ان میں سے بعض کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:۔

لاہور سے سید لطاف حسن صاحب سید نظیر حسن صاحب۔ بدوملی سے میاں غلام رسول صاحب مولوی محمد علی صاحب۔ پٹیالہ سے میاں عبد الصمد صاحب منشی مولا بخش صاحب۔ کپورتھلہ سے میاں عبد السمیع صاحب۔ بٹالہ سے میاں محمد حسن صاحب۔ محمد طفیل صاحب شیخ فضل حق صاحب۔ شیخ عبد الرشید صاحب کاٹھ گڑھ سے چوہدری غلام محمد صاحب پوہلہ سے چوہدری غلام محمد صاحب۔ گھٹیالیاں سے سید نذیر حسین صاحب و دیگر برادران ملتان سے میاں غلام نبی صاحب۔ سکھر سے شیخ نیاز احمد صاحب سمبڑیال سے میاں سراج الدین صاحب۔ دہرم کوٹ سے سید محمد حسن شاہ صاحب۔ عید پر لاہور سے شیخ رحمت اللہ صاحب اور چند دوست۔ فیض اللہ چک سے شیخ نیاز احمد صاحب وزیر آباد سے اور بعض قریب کے گاؤں سے تشریف لائے۔ ۱۳ ستمبر کو مجلس معتمدین کا اجلاس ہوا۔ عید نیاں جمعہ کے دن ہوئی بعض دوستوں نے عید کارڈ حضرت کیخدمت میں بھیجے۔ حضور نے اس بدعت اور فضول خرچی کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھا۔

صاحبزادگان **عبد الحی** اور **عبد السلام** بخیریت سفر کشمیر میں ہیں امید ہے کہ اب جلد واپس تشریف لادینگے اللہ تعالیٰ صحت و عافیت کیساتھ انہیں وطن میں پہونچائے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے ۶ ستمبر کے جمعہ میں مسجد اقصیٰ میں **خطبہ** پڑھتے ہوئے فرمایا:۔

دنیاوی لحاظ سے یورپ کے لوگ دوسرے ملکوں میں راحت کے سامان پھیلاتے ہیں اور مفید و مبارک بنتے ہیں تو ان کو ملک پر ملک مل رہا ہے۔ مسلمان نہ دنیوی آرام کسی کو پہونچاتے ہیں نہ دین خود سیکھتے اور دوسروں کو سکھاتے ہیں اس واسطے دکھ پر دکھ اٹھا رہے ہیں۔ یورپین فایدہ کا ایک ادنیٰ نمونہ گھڑی ہے۔ بعض دفعہ عین ضرورت کیوقت جب الارم والی گھڑی مجھے جگا دیتی ہے تو گھڑی بنانیوالے کے حق میں بے اختیار نیک دعا دل سے نکلتی ہے۔ حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے عصا کی تعریف میں دو نوں باتیں بیان کیں ہیں آپ اس پر ٹیک کرتا ہوں اور بکریوں کا اس میں فایدہ ہے بغیر اس کے کہ کوئی شے اپنے اور دوسروں کیواسطے مفید ہو نبی اسکو اپنی پاس نہیں رکھتا +

بدر منور

والدین کی خدمت کرو فرمایا۔ ایک انگریزی خوان میرا دوست تھا اور بڑا امیر تھا مگر اپنے ماں باپ کو کچھ نہیں سمجھتا تھا۔ انہیں خرچ وغیرہ سے خدمت کسی قسم کی نہ کرتا تھا۔ لوگوں نے اس کے باپ کو کہا کہ آخر تیرا لڑکا ہے تو اس کے پاس جا۔ چنانچہ وہ شخص اپنے لڑکے کے پاس اپنی اسی غریبی کی حالت میں گیا۔ اور وہاں اس کی مجلس میں بیٹھ گیا۔ لیکن بہت ہی خستہ حالت میں تھا۔ کسی اور نے بڑی تحقیر سے کہا۔ کہ یہ کون ہے؟ امیر نے کہا ہمارا ایک واقف ہے۔ اُس خستہ حال شخص نے پہلے پوچھنے والے کو کہا لڑکے کی طرف اشارہ کر کے کہ میں اس کا واقف نہیں۔ اس کی ماں کا واقف ہوں۔ اس طرح باپ کی ذلت کرنے والا خود ذلیل ہوا۔ آدمی کو چاہئیے کہ اپنے والدین کی بہت عزت کرے۔

گاؤں کی زندگی گاؤں کے لوگ دین و دُنیا سے خالی رہتے ہیں۔ اسی لئے جو بڑے بڑے لوگ ہوتے ہیں۔ وہ شہروں میں رہنا پسند کرتے ہیں۔ زمینداروں میں ایک اور مشکل ہے کہ پچھلی رات باہر چلے جاتے ہیں۔ سب دن وہاں ہی رہتے ہیں۔

مُفسد احمدی نہیں ایک شخص نے سوال کیا کہ ہمارے گاؤں میں ایک شخص بظاہر احمدی کہلاتا ہے۔ لیکن ہمارے آپس میں مقدمات کرواتا رہتا ہے۔ فرمایا۔ ایسے آدمی کو احمدی مت سمجھو۔ اگر سمجھو تو تمہاری غلطی ہے۔ میرے نزدیک ایسے لوگ اچھے نہیں۔ جو آپس میں لڑائیاں کراتے رہتے ہیں۔

خاکساری ایک مریض نے (سرکار) کر کے اپنا مطلب بیان کیا۔ فرمایا۔ میں کوئی سرکار نہیں غریب آدمی ہوں۔ پھر آہستگی سے فرمایا کہ میں غریب آدمی ہوں۔

صدقہ ایک شخص نے خط لکھا کہ میری روحانی حالت اچھی نہیں۔ فرمایا کہ صدقہ و خیرات کر کے پھر دو رکعت نماز پڑھ ہو۔ دعا کرو۔ اور استغفار کرتے رہو۔ میں دعا کرونگا

نجات ایک شخص نے سوال کیا کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے ماننے کے بغیر نجات ہوسکتی ہے یا نہیں فرمایا اس کو لکھ دو کہ اگر خدا کا کلام سچ ہے تو نہیں ہوسکتی۔

ٹوٹا پیالہ ۲۰- مارچ ۱۹۱۲ء- اندر سے ٹوٹی ہوئی پیالی میں آپ کے پینے کے واسطے چائے آئی- تو آپ نے واپس کر دی اور فرمایا کہ ٹوٹے ہوئے پیالے میں پینا منع ہے

شوق کتب فرمایا مجھے کتابوں کا اسقدر شوق ہے کہ بعض کتابوں کے کئی کئی نسخے میرے پاس جمع ہو جاتے ہیں۔ ایک دفعہ اس قسم کی مکرر تفسیریں انجمن حمائت اسلام کو دی تھیں۔ پھر بہت ہو گئیں۔ وہ انجمن نعمانیہ کو دیدی تھیں۔ ارادہ ہے کہ اس سال میں پھر صفائی کر دیں گے۔ اور نکال دیں گے۔

تعارض فرمایا۔ مقولہ اِذَا تَعَارَضَا تَسَاقَطَا لغو ہے بلکہ جب تعارض ہو۔ تو اُن دونوں میں غور کرنا چاہئیے اُن میں سے ایک ضرور باطل ہوگا۔ اور ایک حق ہوگا۔ ایسا نہیں کہ دونوں ساقط ہو جاویں۔ ایک کہتا ہے کہ خدا ہے۔ دوسرا کہتا ہے کہ خدا نہیں ہے۔ تو اس کا نتیجہ یہ نہیں ہونا چاہئیے کہ چلو یہ دونوں باتیں جانے دو۔ بلکہ ان دونوں قولوں کا خوب غور سے فیصلہ کرنا چاہئیے۔ جو خدا کا کام ہو یا خدا کا کلام ہو۔ اس میں تعارض نہیں ہوتا۔ جو بات کان سُنتا ہے آنکھ کا حق نہیں کہ اُس سے انکار کرے۔ اُس کا جدا کام ہے۔ اُس کا جُدا کام ہے۔

دجّال فرمایا۔ حدیث میں آیا ہے کہ دجال جب مدینہ پر حملہ کریگا تو ایک شخص کو ماریگا اور دو ٹکڑے کر دیگا۔ اور پھر کہے گا کہ کیا یہ زندہ ہو سکیگا۔ وہ زندہ ہو کر کہیگا کہ تو ہی دجال ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رویا ہے۔ مراد یہ ہے کہ اسلام کے ظاہر اور باطن کے ٹکڑے کر دیگا اور کہیگا۔ کہ اب یہ زندہ نہیں ہو سکیگا۔

نصیر الدین فرمایا۔ نصیر الدین طوسی کو میں نصیر الشرک کہتا ہوں۔ اس کے ساتھ دوسرا علقمی تھا۔ اس کا نام علقمی اس واسطے لیتا ہوں۔ کہ علقم کڑوے تُمے (حنظل تلخ) کو کہتے ہیں۔ اصلی نام اور تھا۔ اس واسطے کہ ان دو شیعوں نے بغداد کی سلطنت تباہ کر دی تھی۔

زبانیں فرمایا۔ مجھے زبانیں دو پسند ہیں۔ ایک اللہ کی سو عربی ہے۔ دوسری بادشاہ وقت کی سو انگریزی ہے۔

کوئی غریب احمدیہ خاتون جو اخبار پڑھنا چاہتی ہو ایک احمدیہ خاتون کے نام اخبار جاری کرنے کے واسطے اخبار میں لکھا گیا تھا۔ سو ایک دوست کی مہربانی سے وہ اخبار جاری ہو گیا ہے۔ لیکن اس تحریک پر ایک اور معزز دوست کی قیمت پر کسی غریب خواندہ احمدیہ خاتون کے نام ایک اخبار جاری کیا جاتا ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ یہ پرچہ بلا ضمیمہ ہوگا۔

ضرورت ہے (۱) دو احمدی نیک دیانتدار۔ خواندہ چست جوان خدمت گاروں کی۔ متاہل کو ترجیح دی جائیگی۔ مشاہرہ فی کس ۶ خشک آئندہ ۸ روپیہ تک ترقی کی امید۔ اگر محرری کے قابل ہوئے۔ تو کسی وقت محرر بن سکتے ہیں۔ اور اس طرح اور بھی ترقی ہو سکتی ہے۔

(۲) ایک قانون دان ملازم کی جو کسی وکیل کا منشی رہ چکا ہو اور ہوشیار اور کارگذار سمجھدار اور نیک ہو اور لیاقت عمدہ رکھتا ہو۔ مشاہرہ ۱۰ سے ۱۵ تک۔ احمدی کو ترجیح دی جائیگی۔

(۳) ایک احمدی ہاسپٹل اسسٹنٹ کی۔ اگر پنشنر ہو مگر کام کے قابل ہو۔ تو بھی مضائقہ نہیں۔ باقی شرائط بذریعہ خط و کتابت طے ہونگی۔ درخواست مع اسناد لیاقت و کارگذاری بہت جلد آنی چاہئیں۔

الراقم

خانصاحب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ

ایڈیٹوریل

فیصلہ آسمانی

آسمانی باتوں کی مثالیں بہت کچھ دنیوی حالات میں ملتی ہیں۔ جب کوئی سرکاری سپاہی کسی گاؤں میں جاتا ہے۔ تو ضرور ہے کہ وہ کسی ظالم اور بدکاروں کے واسطے خوف اور کسی مظلوم اور نیکوکاروں کے واسطے خوشی کا موجب ہو۔ بدکار اُس سے بھاگتے ہیں گالیاں سُناتے ہیں۔ اور بدکاروں کے منظہر گاؤں کے کتے سب سے اول اس پر بھونکنا شروع کرتے ہیں بلکہ عوام کو اُس کے آنے کی خبر بھی اسی سے لگتی ہے۔ یہی حال روحانی مامورین کے آنے کے وقت ہوتا ہے۔ ہر ایک متکبر جفا کار اس کے مقابلہ کے لئے اُٹھتا ہے۔ اور اپنے گھمنڈ میں جوش مارتا ہے کہ اُسے کچل ڈالے مگر پورا نہ۔ شیطان کی طرح آخر اُس کا اپنا ہی سر کچلا جاتا ہے۔ ایسا ہی تمام انبیاء کے وقت ہوتا آیا ہے۔ اور یہی واقعہ حضرت مسیح موعودؑ کے وقت میں بھی ہوا۔ سب سے پہلے تو پنجاب کے ہی علماء اُٹھے۔ کسی نے یہاں سر نکالا اور کچلا گیا۔ کوئی وہاں اُٹھا اور مارا گیا۔ کوئی چند روز اُبال کھا کر سوڈا واٹر کی جھاگ کی طرح ٹھنڈا ہو کر بیٹھ گیا۔ سب نے باری باری اپنا حصہ پورا کیا۔ آجکل یہ جوش بہار کے علاقہ میں بہت اُبال کھا رہا ہے۔ وہاں کسی مولوی نے جو بسبب بزدلی اور نامردی کے اپنا نام ظاہر کرنے سے ڈرتا ہے۔ ایک رسالہ چھاپا ہے جس کا نام فیصلہ آسمانی رکھا ہے۔ یہ تو کسی کو جرأت ہوئی نہیں۔ کہ ایک نسخہ اس رسالے کا یہاں بھی بھیج دیتا۔ اس واسطے ہمیں اس کے دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ مگر آئے دن کے اشتہارات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں زیادہ تر مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی کا ذکر کیا ہے کہ وہ پوری نہیں ہوئی۔ اور بہار کے ناواقف لوگوں کی نگاہ میں وہ رسالہ گویا معلومات عجیبہ کا ذخیرہ ہے۔ آئے دن اُس کے متعلق اشتہارات نکلتے ہیں۔ کہ آؤ مرزائیو! جواب دو۔ کوئی اشتہار مونگیر سے نکلتا ہے کوئی بھاگلپور سے۔ کوئی دربھنگہ سے۔ غرض عجب طوفان بے تمیزی کھڑا ہو رہا ہے۔ حیرانی کی بات ہے۔ کہ جن کتابوں پر اعتراض کرتے ہوئے یہ رسالے لکھے جاتے ہیں۔ ان کو تو کوئی پڑھتا ہی نہیں۔ اور اعتراضوں کو خوب گھوٹا جاتا ہے ان لوگوں کی وہ مثال ہے کہ مجھے ایک انگریز عورت ملی۔ کہنے لگی کہ اسلام میں لکھا ہے کہ عورتوں کی روح نہیں ہوتی وہ بہشت میں نہ جائیں گی۔ میں نے پوچھا۔ کہاں لکھا ہے۔ تو وہ ایک پادری کی کتاب اُٹھا لائی۔ میں نے کہا یہ اسلام کی کتاب نہیں۔ پادری کی کتاب ہے۔ اسلام کی کتاب قرآن شریف ہے۔ ایک قرآن شریف منگوا کر اُسے وہ آیات دکھائی گئیں جن میں عورتوں کے نیک اعمال کمانے اور مثل مردوں کے جزائے خیر پانے کا ذکر ہے۔ تب وہ شرمندہ ہو کر قائل ہوئی۔ سو یہی حال ہمارے غیر احمدی لوگوں کا ہے کہ حضرت صاحب کی کتابیں تو پڑھتے نہیں۔ اور اگر کسی نے اُن پر کوئی اعتراض کیا ہے تو وہ ضرور پڑھ لیتے ہیں۔ اصل کو پڑھتے نہیں۔ اور اُس کافر عورت سے بھی زیادہ ڈھیٹ ہیں۔ کیونکہ وہ تو اپنی غلطی معلوم کر کے شرمندہ ہو گئی۔ مگر یہ کبھی شرمندہ بھی نہیں ہوتے۔ کس دلیری سے جھوٹ بولا جاتا ہے کہ احمد بیگ والی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ حالانکہ احمد بیگ پیشگوئی کی میعاد مقررہ کے اندر سب سے اول مر گیا۔ اور وہی بچھلوں کے واسطے توبہ و استغفار اور گریہ وزاری کا موجب ہو کر ان کے لئے بچاؤ کا موجب ہوا۔ حضرت مرزا صاحب کسی کے ہلاک ہونے میں خوش نہ تھے۔ مخالفین کی سخت دلی نے ان کو ایک تماشہ دکھایا۔ جب وہ گھبرائے اور رونے چلانے لگے اور مخالفت چھوڑ دی تو اصل مطلب حل ہوا۔ بقیہ عذاب کو خدا نے معاف کیا۔ اگر اسی کا نام وعدہ خلافی ہے۔ تو پھر بڑے وعدہ خلاف تمہارے خیال میں قیصر جارج ہوں گے جن کی سرکار نے کسی کو دس سال کی قید دی تھی۔ اور کسی کو پانچ سال کی۔ اور کسی کو دو سال کی۔ اور کارونیشن کے دنوں میں ہنوز ان کی قید کے وعدہ کے دن پورے نہ ہوئے تھے کہ اُن کو چھوڑ دیا۔ ہمارے اندھے مخالف مولویوں کے نزدیک تو شاید یہ بھی وعدہ خلافی ہوگی۔ مگر دُنیا کے کتے ہیں۔ یہاں تو نام لیتے ڈرتے ہیں کہ کہیں سرکاری مہمانی کی روٹی نہ کھانی پڑ جائے۔ لیکن یاد رکھیں کہ دُنیا روزے چند ہے۔ آخر خدا کے حضور پیش ہونا ہے۔ وہاں ان کو پتہ لگیگا۔ کہ جو سلوک احمد بیگ کے پس ماندگان کے ساتھ ہوا۔ وہ ان کے ساتھ ہو تو اچھا ہے۔ یا ان کے معاملہ میں کسی درگذر سے کام نہ لیا جائے تب یہ خوش ہوں گے۔

الغرض احمد بیگ والی پیشگوئی پوری ہوئی اور ضرور ہوئی بعض اس کے مطابق ہلاک ہوئے۔ بعض نے توبہ اور نرم دلی سے فائدہ اُٹھا لیا۔ لیکن میں فیصلہ آسمانی کے گمنام یا بے نام مولوی اور اُس کے ساتھ ڈھولک بجانے والوں سے پوچھتا ہوں کہ اچھا تم یہ بتلاؤ۔ کہ ہر ایک کام دُنیا میں کسی فائدے اور غرض کے واسطے ہوتا ہے۔ تم جو اس بات پر زور دیتے ہو۔ کہ یہ پیشگوئی تمہارے خیالات کے مطابق پوری ہوتی۔ بالفرض اسی طرح پوری ہو جاتی۔ تو کس فائدے اور کس نتیجے کے واسطے؟ اس کے اُس رنگ میں پورا ہو جانے سے تمہاری کون سی نیک غرض پوری ہو جاتی۔ پیشگوئیوں کا فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ اس کو پورا ہوتا ہوا دیکھ کر لوگ ایمان لائیں اور نجات پائیں۔ مگر جن ضدی بے ایمان لوگوں نے صدہا نبوتوں کو پورا ہوتے ہوئے دیکھ کر ایمان کی طرف رُخ نہیں کیا۔ ان سے یہ امید کیونکر ہو سکتی ہے۔ کہ اس ایک بات کو اپنے خیال کے مطابق پورا ہوتے ہوئے دیکھ کر مان لیں گے۔ اگر وہ ماننے والے ہوتے۔ تو لیکھرام کی موت۔ آتھم کا بچنا اور پھر مرنا۔ چراغدین جمونی کی ذلت کی موت۔ مقدمات میں فتوحات۔ آسمانی گولے کا نشان۔ کوریا میں جاپانی سلطنت۔ تقسیم بنگال کی منسوخی۔ اور صدہا ایسے نشانات ان کو راہ راست پر لانے کے واسطے کم نہ تھے۔ مگر جب خدا نے دیکھا کہ اُن کے واسطے ڈرانا نہ ڈرانا۔ نشان دکھانا یا نہ دکھانا برابر ہو رہا ہے۔ تو فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا والی بات اُن پر صادق آئی۔ اگر ان لوگوں میں ذرا بھی انصاف اور حق کی محبت ہوتی۔ تو وہ پہلے قرآن اور احادیث کی پیشگوئیوں کی تصدیق کرتے حضرت مسیح موعودؑ نے جو نشان دکھلائے ہیں۔ ان سے فائدہ اُٹھاتے۔ تب خدا ان پر رحم کرتا۔ اور جو بات ان کی سمجھ میں نہیں آتی وہ بھی خدا انہیں سمجھا دیتا۔ صرف اعتراض کر لینا کچھ شے نہیں۔ عیسائی اور آریہ ہزاروں اعتراض اسلام اور بانی اسلام پر کرتے ہیں۔ مگر وہ جھوٹے ہیں۔ اور ایسا ہی خدا کے مسیح کے ساتھ دُشمنی کرنے والے بھی جھوٹے ہیں۔ وقت قریب ہے کہ خدا تمہیں یہودیوں کی طرح ذلت کے گڑھے میں گرائے جہاں سوائے رونے اور دانت پیسنے کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اپنے دل سے فیصلہ آسمانی گھڑ کر اپنے جی کو خوش کر لینا اور بات ہے۔ مگر سچا آسمانی فیصلہ خود ظاہر ہے۔ کہ ایک شخص نے خدا سے حکم پا کر دُنیا کو پیغام راستی اور نیکی کا دیا۔ زمانے کے علماء اور کبراء نے اُس کی مخالفت۔ عداوت۔ ذلت اور ہلاکت کے لئے سارا زور لگایا۔ مگر اُس کا کچھ بگاڑ نہ سکے۔ اُس نے سب پر فتح پائی۔ اور دشمنوں کے دیکھتے دیکھتے چار لاکھ کی جماعت کا سردار بن گیا۔ یہ ہے آسمانی فیصلہ۔ جو خدا نے کر کے دکھلا دیا

اور اس وعدے کو پورا کیا - کہ میں اپنے رسولوں کی نصرت کرتا ہوں - اب تم اپنے گھر میں بیٹھے ہزار آسمانی فیصلے لکھو تمہارے مُنہ کی پھونکوں سے خدائی نور بجھ نہیں سکتا -

انقلاب عظیم

مصنفہ مسٹر شیر علی خان صاحب سرخوش ح لاہور - ولائت میں تو ایسی بہت کتابیں لکھی جاتی ہیں - مگر غالباً ہندوستان میں یہ اپنے طرز کی پہلی کتاب لکھی گئی ہے اس کتاب میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے - کہ آج سے ۸۸ سال بعد اعنی ۲۰۰۰ء عیسوی میں سارے کرہ ارض پر اتحاد انسانی کا ایسا غلبہ ہوگا - کہ ایک ہی بین الاقوامی سلطنت - ایک عام فہم زبان - ایک مشترک اخلاقی مذہب قائم ہو جائیگا - اور اس اتحاد کا بڑا ذریعہ سائنس کی ترقی ہوگا - ہر زمانہ میں جب کوئی قوم یا سلطنت یا زبان یا علم بہت ترقی کرنے لگتا ہے تو دُنیا داروں کی نگاہ موجودہ حالات کو ایک مستقل رفتار میں دیکھ کر یہ قیاس کر لیتے ہیں - کہ اب یہی حالت تمام جہان پر عنقریب حاوی ہو جانے والی ہے - مگر سچ تو یہ ہے کہ خدا کی باتیں خدا ہی جانے - آئندہ کے واسطے نبوت کرنا اللہ تعالیٰ کے رسولوں کا ہی کام ہے - جب سلاطین بنو امیہ نے ایران سے اسپین تک کے ملک فتح کر لئے - اور فتح بھی ایسے کہ ان ملکوں کے رسم و رواج - زبان - مذہب سب کچھ بدل ڈالا - اس وقت کون قیاس کر سکتا تھا کہ اس طاقت کو روکنے والی کوئی شئے دُنیا میں ہے - لیکن جب خدا کو اُن کے عمل ناپسند آئے - تو سلطنت کو تباہ ہوتے ہوئے بھی کچھ دیر نہ لگی - یورپ کا موجودہ تقلب فی البلاد دنیوی نظر کو اس انقلاب عظیم کا یقین دلاتا ہے مگر یہ کچھ شئے نہیں - اس زمانہ میں مذہب کو اختلاف کا باعث قرار دیکر درمیان سے اُٹھانے کی سعی کی جاتی ہے - مگر اس کے عوض میں قومیت کی جو تفریق پیدا کی جا رہی ہے - وہ ایسی ہے کہ کبھی ملکوں کے درمیان یگانگت پیدا ہو ہی نہیں سکتی - مذہب دو ملکوں کو ایک اسٹیج پر کھڑا کر سکتا ہے - مگر قومیت کا جھگڑا کبھی ایسا نہ ہونے دیگا - قومیت کا تفرقہ دراصل جہالت کا بقیہ ہے - جس کو مٹانے کی کوشش صرف اسلام نے کی ہے - بہرحال مسٹر سرخوش کی کتاب کسی یورپین معاصر کی طرح موجودہ حالت زمانہ کا ایک بہت عمدہ نقشہ کھینچتی ہے - پیشگوئی کے رنگ میں وہ غلط ہو یا سچ - اس میں شک نہیں کہ زمانہ حال کی سوشل اور پولیٹیکل رفتار کی وہ ایک عمدہ تصویر ہے -

اس کتاب میں ایک جگہ سلسلہ احمدیہ کا ذکر بھی اس رنگ میں کیا گیا ہے کہ اس کی سرعت اشاعت کا سبب اس زمانہ کے ذرائع اشاعت ہیں - یہ بات درست ہے - تار - ریل - اور ڈاک نے مسیح موعودؑ کی بڑی خدمت کی ہے - لیکن اصل بنیاد اس ترقی کی حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کی صداقت - دعائیں اور توجہ ہے جو منشار ایزدی کے ماتحت اپنا کام کر رہی ہیں - اور یہ کتاب بھی اگر مدت تک دُنیا میں قائم رہی تو زمانے کو دکھا دے گی کہ باتیں وہی سچی ہیں جو خدا کے مرسل نے وحی الٰہی کے ذریعہ سے دُنیا پر ظاہر کیں - باقی سب خیالات اور قیاسات ہیں اور بس - کتاب صاحب منصف سے لاہور کے پتہ پر مِل سکتی ہے - قیمت کتاب پر درج نہیں -

ٹریکٹ سیریز

اخبار میں ناظرین نے پڑھا تھا - کہ حضرت خلیفۃ المسیح رضؓ کی یہ خواہش معلوم ہوتی ہے کہ ہمارے دوست اشاعت دین کے واسطے چھوٹے چھوٹے رسالے لکھکر کثرت سے شائع کریں اس آواز کو لبیک کہتے ہوئے سب سے اول چھپا ہوا کاغذ جو ہمارے پاس پہنچا ہے وہ ایک نوجوان دوست محمد مبارک اسمعیل صاحب متعلم بی - اے کلاس اسلامیہ کالج لاہور کا شائع شدہ ہے جس میں حضرت مسیح موعودؑ کا مذہب ان کے اپنے اشعار میں لکھا گیا ہے - اللہ تعالیٰ اس نوجوان کے اخلاص و محبت میں برکت دے - ہمارے خیال میں یہ اشتہار کی صورت ہے - ایسے مضامین رسالہ کی صورت میں چھوٹی تقطیع پر ہونے چاہئیں - اور عام فہم کرنے کے واسطے فارسی - عربی عبارتوں کا ساتھ ترجمہ ہونا چاہئے - بہرحال یہ اشتہار بیرونی احباب مذکورہ بالا پتہ پر آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیج کر لاہور سے منگوا سکتے ہیں -

نکات فخر

برادر فخر الدین صاحب منصوری سے کیا خوب لکھتے ہیں :-

(۱) آنحضرت سے قبل انبیاء مختص الزمان و مختص المکان ہوتے تھے - کوئی نبی کسی ملک کے لئے کوئی کسی کے لئے - آنحضرت خاتم النبیین سارے جہان کے لئے آئے - ایسا ہی امت مرحومہ کے مجددین مختلف اوقات میں مختلف ضرورتوں اور مختلف ملکوں کے لئے آتے رہے - بالآخر خاتم الخلفاء حضرت مسیح موعودؑ سارے جہان کے لئے تشریف لائے -

(۲) اگر آنحضرت کو خدا نے مصیبت کے وقت غار میں چھپایا اور مسیح کو اپنے پاس آسمان پر بُلا لیا - تو پھر ان دونوں میں سے زیادہ پیارا کون ہؤا؟ غیر احمدی جواب دیں -

(۳) آنحضرت نے آنے والے مسیح موعود کو نبی کہا کسی پچھلے نے ہی آنا تھا - تو وہ تو پہلے ہی نبی تھا - اُس کو خصوصیت کے ساتھ نبی کہنے کی کیا ضرورت تھی ؟

(۴) علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کے مصداق وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو ملہم ہوں - ورنہ تشبیہ تام نہ ہوسکیگی -

(۵) جو صاحبان کہتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کو راستباز جانتے ہیں مگر بیعت نہیں کرتے انہیں کُونُوا مَعَ الصَّادِقِیْنَ کا تاکیدی حکم سُنانا چاہئے -

ایک مولوی صاحب

نے اس عاجز سے گنگا برج پر سوال کیا کہ آپ نے مرزا صاحبؑ کو مسیح موعودؑ اور ابن مریمؑ کیونکر اور کس دلیل سے مان لیا - اس احقر نے نہائت ادب اور رفیق طریق سے مولوی صاحب کی خدمت میں عرض کیا - جیسا کہ مولوی صاحب آپ نے اپنے والدین - نانا نانی کو جان لیا اور مان لیا - اسی طرح میری روح بدن نے اس روح اللہ کو اصیل مسیحؑ کی شکل میں دیکھ لیا اور مان لیا - پھر نہ بولے مگر کچھ بڑبڑائے کہ جو قابل ذکر نہیں - مَیں بھی کار سرکار میں مصروف رہا - اور بات نہ کی - والسلام

خاکسار کبیر الدین احمد اکبر آبادی سکرٹری انجمن احمدیہ محلہ بشیر گنج لکھنؤ

خطوط حضرت خلیفۃ المسیح رضؓ

ہم نے ارادہ کیا ہے کہ خدا تعالیٰ توفیق دے تو حضرت خلیفۃ المسیح رضؓ کے خطوط جو احباب کے پاس جمع ہوں لیکر کلام امیر کی ذیل میں چھاپ دیئے جائیں - پس جس کسی دوست کے پاس کوئی خط ہو وہ ہمیں اصل یا نقل بھیجدے - اصل نقل کرکے واپس کر دیا جائیگا - اگر کوئی پرائیویٹ بات ہوئی - تو ایسے الفاظ درمیان میں سے نہیں چھاپے جائیں گے اس سے خط بھیجنے والوں کو ثواب ہوگا اور عوام کو فائدہ ہوگا -

بدر کا بقایا جن صاحبان کے نام ہے ان کا اخبار مجبوراً بند کیا جاویگا ؛

ویرانے کے بادشاہ سے اکمل کا مکالمہ

کیوں تجھے کہتے ہیں اُلّو تو تو دانشمند ہے
غلط ہے نفرت تجھے تنہا سدا رہتا ہے تو
اک عداوت سی تجھے معمورۂ عالم سے ہے
اسقدر بیگانگی بھی کیا ہو آدم زاد سے
روشنی سے بھاگتا ہے یہ عجب اندھیر ہے
تیرا اُلو پن یہی ہے روشنی سے بھاگنا
چھوڑ دے اس کو بلائیں ہوتی ہیں ظلمات میں
دیکھ سورج کے ذریعے جلوۂ عالم کو تو
کیا عجب مضمون ہے قدرت کے منشی نے لکھا
ایسی ایسی پیاری پیاری صورتیں دیکھیگا تو
ایسے ایسے پھول خوشرنگ اور کچھ ایسی بہار
زندگی کا لطف تاریکی میں کچھ ہوتا نہیں
خیر تو ناسمجھ ہے اسواسطے معذور ہے
عقل والا ہو کے تاریکی سے کرتا ہے پیار
آسمانِ حق پہ سُورج تو چڑھا ہے دیر کا
ہر طرف پھیلا ہُوا ہے نور اس خورشید کا
خون یوں کرتا ہے دانشمند کی امید کا
اور کہتا ہے کہ مجھ کو روشنی ہے ناپسند
کاش اسے معلوم ہوتا روشنی کیا چیز ہے
روشنی میں ہم نے دیکھی روئے جاناں کی جھلک
یعنی وہ نور محمدؐ مصطفےٰ نورِ خدا
روشنی میں زندگی ہے اور تاریکی میں موت
امتیاز نور و ظلمت میں ہے مسلم کی حیات

چھوڑ کر ہنگامۂ محفل بہت خورسند ہے
اور کسی ویران گوشے میں پڑا رہتا ہے تو
شکوہ ناسازگی طنبورۂ عالم سے ہے
دیکھنا تک بھی گوارا ہو نہ چشم صاد سے
کچھ نظر آتا نہیں اس کا سبب اندھیر ہے
دن دہاڑے سوتے رہنا اور شب کو جاگنا
وہ ملیگا دن میں جو تو ڈھونڈتا ہے رات میں
اور پڑھ اخبار ہستی کے ذرا کالم کو تو
دیکھتے ہی بول اُٹھیگا مرحبا صد مرحبا
ایسی ایسی اچھی اچھی مورتیں دیکھیگا تو
قدرت صانع پہ ہو جائے گا سو جاں سے نثار
اکمل باہر کہ دانشمند کچھ کھوتا نہیں
"آدمی" کیوں آدمیت سے نہایت دور ہے
جیب میں موجود ہے نقدی مگر کھاٹ اودھار
پر بڑا اندھیر ہے شیدا وہ ہے اندھیر کا
باندھ کر آنکھیں مگر بیٹھا ہے طالب دید کا
یہ محرم چاہتا ہے چھوڑ کر۔ دن عید کا
میں اندھیرے میں رہوں گا اپنی آنکھیں کر کے بند
بالمقابل اس کے تاریکی بہت ناچیز ہے
ہاں یہی ہیں منتظر کچھ لوگ جس کے اب تلک
مال و دولت چیز کیا ہے جان بھی اس پر فدا
اس سے مل جائیگا مقصد اس سے ہو جائیگا تو
یعنی نیک و بد جو پہچانے وہی پائے نجات

آدمی ہو کر جو اُلّو ہو بڑا بدبخت ہے
سچ کہا اکمل نے گو یہ لفظ قدرے سخت ہے

حقیقی حکمت

یہی ہے کہ انسان اپنی حقیقت کو سمجھے اور اپنی عقل ناقص کو (جس کا نقص روزمرہ مشاہدہ میں آتا ہے) وحی و الہام کا تابع رکھ کر اسرار کائنات میں بقدر واجب غور و خوض کرے اور ایاز قدر خود بشناس کے قابل قدر مقولے کو اپنا دستور العمل بنائے اس کے خلاف عمل کرنا حکمت نہیں بلکہ جہالت و سفاہت میں داخل ہے ؎

اے کہ برمائدہ یورپ مہماں باشی	حیف باشد اگر از جملہ ایشاں باشی
حیف اگر از اثر فلسفۂ مغربیاں	منکر فلسفۂ سنت و قرآں باشی
مسمر از شعبدۂ جلوہ دہر سر بنہی	منکر معجزۂ موسٰے عمراں باشی
از ہینبال صدا فسانہ و دستاں گوئی	جاہل از معرکہ ہائے شہ مرداں باشی

از خداوند جہاں یاد نیاری گاہے
روز و شب خود بہ پرستاری سلطاں باشی (شبلی از وطن)

اقتباس از خط میاں صاحب بنام ممبران انجمن انصار اللہ

میرے اس خط لکھنے کی ایک بڑی وجہ میرا ایک ارادہ ہے۔ واللہ المستعان اور وہ یہ ہے کہ میں کچھ دنوں تک چند ماہ کے لیئے ہندوستان سے باہر مصر جانا چاہتا ہوں انشاءاللہ حضرت خلیفۃ المسیحؓ نے اجازت دیدی ہے۔ اور ستمبر کے آخر میں خدا نے چاہا۔ تو میں یہاں سے رخصت ہو جاؤنگا۔ خدا خوب جانتا ہے کہ کون کون زندہ ملیگا اور کہ ہماری ملاقاتیں دوبارہ اس دنیا میں ہوں گی یا اگلے جہان میں اسلیئے میں نے مناسب سمجھا کہ کہ آپ لوگوں کو جنھوں نے خاص طور سے میرے ساتھ عہد اخوۃ باندھا ہے یہاں سے جاتی دفعہ اپنے درد دل سے آگاہ کرتا جاؤں شاید کسی دل میں وہ آگ جو میرے دل میں ہے کچھ اثر پیدا کرے اور وہ دین کی کس مپرس حالت میں اسکی مدد کرے کیسا افسوس اور کیسے غضب کی بات ہے کہ محمد رسول اللہ فداہ ابی و امی جیسے انسان کی دنیا ہتک کر رہی ہے۔ قرآن شریف جیسی کتاب سے تمسخر کر رہی ہے اور لوگ خواب غفلت میں پڑے ہیں۔ ہمارے دل کیوں مر گئے اور ہماری غیرتیں کہاں گئیں خدارا کمر ہمت کسو اور اپنے اپنے رنگ میں اسلام جیسے خوشنما اور سچے مذہب کو دنیا کے سامنے پیش کر کے لوگوں سے پوچھو تو سہی کہ آخر اس میں کونسا نقص دیکھا کہ جس سے تمہیں یہ شکوک پڑ گئے۔ اگر اللہ تعالےٰ نے چاہا تو میں ڈیڑھ ماہ تک یہاں سے کچھ مدت کے لئے رخصت ہونگا میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ نہایت محبت اور پیار سے کام کرتے رہینگے بلکہ آگے سے زیادہ اور بہت زیادہ کوشاں رہینگے میرا دل ہر وقت آپ لوگوں کے ساتھ رہیگا اور جس طرح یہاں میں آپکے لیئے دعائیں کرتا ہوں اللہ تعالےٰ سے توفیق چاہتا ہوں کہ وہ ان سے بڑھ کر دعائیں مانگنے کی وہاں توفیق دے آپس میں محبت سے رہو اور سلسلہ میں اور پیار قائم رکھنے کی کوشش کرو میرے لئے وہ نہایت خوشی کی گھڑی ہوگی جب مجھے معلوم ہو گا کہ آپ لوگوں کی کوششوں سے سلسلہ میں محبت اور پیار کی ترقی ہوتی ہے اللہ تعالےٰ ایسا ہی کرے میرا جانا گو بہت حد تک اپنی صحت کی درستی اور عربی کی تحقیق کے لئے ہے لیکن اللہ تعالےٰ سے امید کرتا ہوں کہ وہ تبلیغ کے لئے بھی کوئی نہ کوئی راہ کھولدیگا۔ علاوہ ازیں کچھ اور اسباب بھی ہیں جنکا ذکر کرنا شاید مناسب نہ ہو۔ اب میں آپ لوگوں سے رخصت ہوتا ہوں

جنوبی امریکہ میں مسلمانوں کی تعداد

کیوبا	دو ہزار پانسو
میکسیکو	ایک ہزار پچاس
یوروگوے	پانسو
برٹش گائنا	اکیس ہزار تین سو
جمیکا	تین ہزار
جمہوریہ ارجنٹائین	ست ہزار پانسو بیس
برازیل	ایک لاکھ چھ سو
چلی	ایک سو پچاس
پیراگوے	تین سو
پیرو	پانسو
ٹرینیڈاڈ	دس ہزار پانسو
فرنچ گنی	ایک ہزار پانسو
ڈچ گنی	تین ہزار

(البشیر)

منشی پیر بخش کی کتاب پر ایک سرسری نظر

لاہور کے کسی منشی پیر بخش صاحب نے سلسلہ حقہ احمدیہ پر حملہ کرنے کے واسطے ایک کتاب لکھ کر اپنی عمر کے آخری ایام میں اپنی عاقبت کے واسطے کچھ توشہ طیار کیا ہے۔ کتاب ویسی ہی ہے جیسے حق کے مخالف لکھا کرتے ہیں اور ایسے کئی ایک منشی لکھ چکے ہیں۔ میاں معراج الدین صاحب نے اس کتاب پر ایک ریویو لکھا ہے جو ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

کل شام کے وقت ایک آشنا نے مجھے منشی پیر بخش صاحب پنشنر پوسٹ ماسٹر لاہور بھاٹی دروازہ کا مؤلفہ رسالہ موسومہ معیار عقائد قادیانی دیا۔ دیباچہ میں یہ بات دیکھ کر کہ مؤلف صاحب کو حضرت اقدس مسیح موعود کی تصنیفات مطالعہ کرنے کا بہت شوق تھا۔ لیکن ایام ملازمت میں کم فرصتی کی وجہ سے نہ پڑھ سکے اور اب پنشن پا کر انہوں نے چار پانچ کتابیں پڑھی ہیں۔ خیال تھا کہ وہ کوئی معقول بات پیش کرینگے لیکن ان کا یہ رسالہ دیکھ کر ان کی اسلام فہمی پر نہایت افسوس پیدا ہوا۔ جس نقص میں منشی صاحب مبتلا ہوئے ہیں وہ ان کا خاصہ نہیں بلکہ وہی ایک عام اور مشترک نقص ہے جس میں ان کے ہم خیال لوگ گرے ہوئے ہیں +

یہ ایک عام غلطی ہے کہ جس شخص کے حالات اور عقائد کے متعلق تحقیقات منظور ہو اس کی کل تصانیف کو مطالعہ کئے کے بغیر ہی اُس پر اعتراض لکھنے بیٹھ جاتے ہیں اور اعتراضات کے لکھنے میں اپنے دل کے بنے ہوئے قضیئے قائم کرکے اور مصنف کے مطالب و مفہومات کو بالائے طاق رکھ کر خود تراشیدہ دعوے جما کر اُسکی مخالفت میں لکھنا شروع کر دیتے ہیں اور امانت اور دیانت کی راہ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اور یہ بھی نہیں سوچتے کہ اس سے ہم اپنے ہی مسلمات کی بیخ پر کلہاڑا رکھ رہے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کی نسبت لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ والی ضرب المثل مشہور ہے۔ یہ کیسے ظلم کی بات ہے کہ یہ لوگ وہاں ہاتھ جا اڑاتے ہیں جہاں ان کا مبلغ علم پہنچ ہی نہیں سکتا۔ اور یہ قرب قیامت کے نشانات میں سے ایک نشان ہے +

یہی حال منشی پیر بخش صاحب کا بھی ہے۔ انہوں نے بھی صرف پانچ کتابیں مطالعہ کرکے اپنے لئے قطعی فتویٰ لکھ دیا ہے۔ ان کتابوں میں سے سب سے بڑی کتاب جو معرض اعتراضات بنائی گئی ہے وہ "براہین احمدیہ" ہے لیکن افسوس کہ منشی صاحب کو یہ خیال نہیں رہا کہ یہ تو وہ کتاب ہے جس کی نسبت ان کے مسلمہ عالم فاضل مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب نے اشاعۃ السنہ نمبر ۶ جلد ۷ صفحہ ۱۶۹ میں لکھا ہے کہ یہ ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی اور تاکیدی فتویٰ دیا کہ ہر مسلمان اس کو ضرور خریدے۔ اور تمام علماء و رؤساء اسلام نے اس کی بہت قدردانی کی۔ اس کتاب کو بنائے اعتراضات میں رکھ کر منشی صاحب اپنے مسلمات کی عزت کو ضائع کر رہے ہیں۔ باقی رہی دوسری چار کتابیں۔ باقی کی ساری کتابوں کو پڑھے بغیر صرف ان چاروں پر اعتراضات کا انحصار کرنا نقص عظیم ہے۔ لیکن اگر ہم ان باتوں سے درگذر بھی کریں تو ہمیں یہ دیکھ کر اور بھی افسوس ہوتا ہے کہ معترض صاحب نے ہوائے نفس کو صورت الفاظ دیگر عبارات معترض علیہ کو قطع برید کرکے اپنے مطالب کا جامہ پہنا کر قضیئے قائم کئے ہیں اور پھر اُن کے جواب میں بیفائدہ وقت کو ضائع کیا ہے +

دراصل بات یہ ہے منشی صاحب اپنی نوکری کے کاموں میں کچھ ایسے مستغرق رہے ہیں کہ اُن کو کچھ علم نہیں کہ دُنیا میں کیا ہوتا رہا وہ تو قصہ اصحاب کہف کے اُس شخص کی مانند ملازمت کی نیند سے پنشن کی بیداری پا کر وہی پُرانے سکہ کے دراہم لاکر نازاں ہو رہے ہیں۔ جو بیسیوں دفعہ دلائل قاطعہ سے مسترد ہو کر بیکاری کے ٹوکرے میں ڈالے جا چکے ہیں۔ لیکن چونکہ ہمارے سلسلہ کا فرض ہے کہ اُن کی غلط فہمیوں اور ناتوان باتوں کو دور کیا جائے اس لئے انشاء اللہ تعالےٰ عنقریب اُن کے رسالہ کا جواب اُن کو پہنچ جائے گا۔ اس جگہ ہم اُن کی تمہید اوّل کے متعلق کچھ لکھتے ہیں +

تمہید اوّل کے پیرا اوّل میں انہوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ہر ایک مصلح کو اُس کی تعلیم سے شناخت کرنا چاہیئے اگر اُس کے قول و فعل شریعت کے خلاف ہوں۔ تو اُس کے دعویٰ اور بلند پروازیوں پر یقین نہیں لانا چاہیئے خواہ وہ پیچ مچ رسی کے سانپ بنا دکھائے یا ہوا میں اڑے اور پانی پر چلے اور اگر کوئی تنازعہ بپا ہو تو کلام اللہ اور کلام رسول کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ منشی صاحب کی یہ باتیں بے شک ایسی ہیں کہ جن کے ساتھ ہم کو اتفاق ہے۔ لیکن اب سوال یہ ہے کہ کیا انہوں نے اس رسالہ کے لکھنے میں اس اصول کو مدِ نظر رکھا ہے؟

جہاں تک ہم نے ان کے اس رسالہ کو پڑھا ہے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ وہ اپنے اصول پر کاربند نہیں رہ سکے۔ وہ لکھتے ہیں کہ شرک بالنبوۃ جائز نہیں اور اُس کے معنے یہ کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ خاتم النبیین تھے۔ اوّل تو یہ اصطلاح اُن کی ایجاد ہے۔ لیکن ہمیں اس سے سروکار نہیں کیونکہ لکلٍ ان یصطلح کا اختیار موجود پڑا ہوا ہے۔ البتہ امر غور طلب یہ ہے کہ جو معنے اپنی اس اصطلاح کے وہ قائم کرتے ہیں صحیح ہیں کہ نہیں اور اس امر کو انہوں نے قرآن کریم اور رسول اللہ صلعم سے فیصلہ کرایا ہے کہ نہیں؟ +

اسلام کا یہ اصولی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنی ذات اور صفات میں ازلی ابدی اور حی و قیوم ہے اُس کی ذات و صفات پر نیند۔ اونگھ۔ تکان اور بیکاری کبھی غالب نہیں ہوتیں۔ یہ جائز نہیں کہ کوئی خاص صفت اُس کی کسی زمانہ میں کام کرتی ہو۔ اور پھر کسی وقت وہ معطل اور بیکار ہو جائے۔ اگر وہ سمیع و بصیر تھا تو اب بھی سُنتا اور دیکھتا ہے اور ہمیشہ سُنتا دیکھتا رہے گا۔ اگر وہ اپنے بندوں سے کلام کرتا تھا تو اب بھی وہ کلام کرتا ہے اور آئندہ ہمیشہ تک کلام کرتا رہے گا۔ اور جبکہ یہ امر منشی صاحب مانتے ہیں کہ جن لوگوں کے ساتھ اللہ تعالےٰ ہمکلام ہوتا ہے اُن کو نبی کہا جاتا ہے تو نبوت کے سلسلہ کو مسدود سمجھنا پرلے درجے کی گستاخی ہے کیونکہ اس سے خدا تعالےٰ کی وہ صفات جو انبیاء کے پیدا کرنے اور اُن کو نشو و نما دینے اور اُن سے ہمکلام ہونے کے متعلق ہیں ان سب کا بیکار ہو جانا تسلیم کرنا پڑتا ہے اور یہ ناممکن ہے +

اس کے علاوہ قرآن کریم پر حدیث حاکم نہیں ہو سکتی۔ حدیث کو قرآن کریم سے خادمانہ تعلق ہے۔ اور قرآن کریم اختلاف سے پاک ہے۔ قرآن کریم کی ان آیات پر غور فرماویں۔ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ +

بظاہر ہے کہ سورہ کوثر میں حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخالفوں کے اس اعتراض کو بچایا گیا ہے۔ کہ ان کے ہاں کوئی بیٹا نہیں۔ اور یہ کہا گیا ہے کہ بے اولاد (ابتر) تو تیرا دشمن ہے۔ اب یہاں کوثر ابتر کے مقابل میں آ کر صاف طور پر یہی معنے دیتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ابتر نہیں بلکہ آپ کو بہت اولاد دیجائیگی اور اس لئے شکرانہ میں نمازیں پڑھنے اور قربانی کرنے کا حکم دیا گیا ہے جو ایسی نعمت کے عطا ہونے پر معمولی اہلِ اسلام ہے +

دوسری آیت میں لکھا ہے کہ محمد (صلعم) تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں۔ گویا یہاں آپ کے بیٹا موجود ہونے کی نفی کی گئی ہے ایک طرف یہ نفی اور دوسری طرف دشمن پر ابتر ہونے کا انذار۔ اگر انہیں معنوں میں لئے جائیں تو دونوں مساوی ہو جاتے ہیں۔ لیکن وہاں کوثر نے تسلی دیدی اور لیکن کلمہ استدراک کے آنے سے نفی کا تدارک یوں کر دیا گیا کہ اس (محمد صلعم) کی شان معمولی انسانوں سے بہت بڑھ کر ہے کیونکہ وہ رسول اللہ ہے اور نبیوں کی مُہر ہے یا نبیوں پر مُہر لگانے والا ہے کیونکہ دونوں قرائتیں خاتَم کی مسلم ہیں +

اب منشی صاحب اس کو ڈاک خانہ کے پارسلوں کی مُہر نہ سمجھیں بلکہ یہ مُہر تصدیق ہے۔ اور مُہر لگانے سے کسی چیز کا بند یا مسدود ہونا تسلیم نہیں کیا جا سکتا بلکہ مُہر تو تصدیق اور سند کے لئے ہوتی ہے۔ اور

آجکل کے عدالتی کاغذوں پر بھی مُہر کو سند کے لئے لگایا جانے کا دستور برابر جاری ہے۔ اس مہر سے مُراد یہی ہے کہ چونکہ آپ رسول اللہ ہیں اس لئے آپ کو روحانی اولاد دی جائے گی اور وہ نبی ہونگے۔ اور اسکی شناخت یہ ہے کہ آپ کی مہر کے بغیر کوئی نبی نہیں ہو سکے گا۔ یعنے اسلام کی اتباع کے بغیر کسی کو شرف نبوت عطا نہیں کیا جائے گا۔ اور کبھی دوسرے گھرانے میں آیندہ کوئی نبی نہ ہوگا +

جب قرآن شریف میں انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا سے آنحضور صلعم کا مثیل موسٰےؑ ہونا ثابت ہے اور موسٰےؑ کی امت میں نبیوں کا وجود مسلم ہے اور علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل سے علماء امت محمدیہ کا مثیل انبیا بنی اسرائیل ہونا ثابت ہے تو نبوت کے انقطاع اور انسداد پر کونسی دلیل پیش کر سکتے ہیں۔ اور اگر یہ اعتراض ہو کہ کانبیاء بنی اسرائیل کا یہ مطلب نہیں کہ وہ نبی ہی ہو جاتے ہیں بلکہ وہ محض مرتبہ کا بیان ہے تو یہ بھی غلط ہے کیونکہ اگر یہاں مماثلت سے کچھ اور مطلب لیا جانا جائز سمجھا جاوے تو پھر مماثلت موسٰی اور آنحضرت صلعم کے موقعہ پر بھی وہی مطلب لینا پڑے گا اور یہ صریح بطلان ہے +

الغرض ان چند اشارات سے قرآن وحدیث کے وثوق پر یہ بات ہے کہ سلسلہ نبوت منقطع نہیں ہوا۔ اور کسی شخص پر آنحضرت صلعم کی امت میں نبی کا رتبہ پانے سے شرک فی النبوۃ کا جرم عاید نہیں ہو سکتا۔ اگر شرک فی النبوۃ ایسا ہی جرم ہے تو حضرت ہارونؑ تو سب سے بڑے مجرم شمار ہونے چاہئیں اور دیگر انبیائے بنی اسرائیل بھی پھر اسی جرم کے مرتکب ہیں۔ رہا لا نبی بعدی سو اسکے متعلق پھر عرض کیا جائے گا۔ لیکن اس جگہ اتنا کہدینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث قرآن کریم کے مقاصد کو اپنا پابند نہیں کر سکتی۔ اور خاتم النبیین کا مزعومہ مفہوم موجب انقطاع نبوت نہیں ہو سکتا۔ یہ تو آیندہ نبیوں کے وجود پر خود ایک دلیل ہے۔ کیونکہ تصدیق اور سند کے لئے مہر یا مُہر لگانے والے کا موجود ہونا مفعول یعنے جس چیز پر مُہر لگائی جاتی ہے اس کے وجود کا گواہ ہے اور اوپر ثابت ہو چکا ہے کہ وہ امت محمدیہ کے علماء ہیں +

منشی صاحب کی دوسری تمہید کا مجمل جواب تو اوپر آچکا ہے کہ جبکہ سلسلہ نبوت بعد از حضرت خاتم النبیین منقطع نہیں ہوا۔ تو وحی۔ الہام وکشف کا انقطاع بھی مانا نہیں جا سکتا۔ رہی کیفیت مزاجیہ سو اس کے ساتھ ہمیں کوئی سروکار نہیں۔ یہ تو منشی صاحب کا ذاتی تجربہ ہوگا اور بمصداق المرء یقیس علی نفسہ۔ دوسروں کو بھی ایسا ہی سمجھ لیا ہے۔ یہاں تو اس قسم کی ہذیان زیر بحث نہیں بلکہ الہامات۔ مکاشفات اور وحی زیر بحث ہے +

ایک بات اس جگہ لکھنا ضروری معلوم ہوتی ہے کہ صفحہ آٹھ پر منشی صاحب نے ایک حدیث لکھی ہے جس کو حدیث قدسی کہا ہے جس کا مطلب یہ لکھا ہے کہ رسول اللہؐ فرماتے ہیں کہ "میں بھی تو انسان ہی ہوں جب تم کو تمہارے دین کی کسی بات کا حکم ہو تو اُس کو مان لو اور جب کوئی بات اپنی رائے سے کہوں تو بیشک میں بھی انسان ہوں" اب قرآن کریم میں آپکی نسبت آیا ہے۔ وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ ایسا ہی اور بہت آیات سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام حرکات وسکنات اللہ تعالےٰ کی رضامندی کے لئے اور اُسکی حفاظت میں ہوتی تھیں اور آپ کا کلام ہوائے نفس سے نہیں بلکہ وحی الٰہی سے ہوتا تھا۔ اور آپ تمام انبیاء سے بڑھ کر عصمت الٰہیہ کے ظل میں رکھے گئے تھے۔ اور اسوہ حسنہ ہیں۔ یعنے زندگی کے ہر شعبے میں آپ کی ذات بابرکات ہمارے لئے فرخ اسوہ ہے۔ اگر اسوہ میں خطا اور گناہ کے ارتکاب کو جائز سمجھا جاوے تو پھر وہ خدا کی رضا کا اسوہ نہیں ہو سکتا اور یہ حدیث منشی کے معنوں کے لحاظ سے قرآن شریف کی نصوص کے معارض پڑتی ہے۔ اور جو حدیث قرآن کے معارض ہو وہ واجب العمل نہیں ہو سکتی +

تیسری تمہید میں منشی صاحب اپنے معلومات کے دائرے کو اپنے بزرگوں سے بھی وسیع دکھلانا چاہتے ہیں ان کے بزرگ تو مسیح ومہدی موعود پر ایمان لانے کو جزو ایمان قرار دیتے آئے ہیں۔ اور یہ لکھتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام کا نزول وصعود اور حیات وممات جزو ایمان نہیں۔ ہمیں معلوم نہیں کہ منشی صاحب نے جزو ایمان سے کیا مطلب سمجھ رکھا ہے۔ اگر قرآن وحدیث کا ماننا جزو ایمان ہے اور یہ مسائل ان میں مندرج ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ان کو اجزائے ایمانی سے خارج کیا جائے اور اگر قرآن وحدیث بمصداق یومنون ببعض و یکفرون ببعض کلاً یا جزاً جزو ایمان نہیں تو پھر یہ امر دیگر ہے اور ایسا عقیدہ رکھنے ولے کو ہم خدا کے سپرد کرتے ہیں +

منشی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ ممات مسیح ثابت نہیں کر سکے۔ اور انہوں نے سیاق وسباق قرآنی میں بعضے الفاظ میں تصرف کیا ہے اور بعض جگہ تقدیم وتاخیر الفاظ قرآنی کر کے معنے اپنے مفید مطلب کرتے ہیں +

افسوس ہے کہ منشی صاحب نے الزام تراشنے میں ذرا بھی انصاف سے کام نہیں لیا۔ ہم اُن کی خدمت میں ادب سے عرض کرتے ہیں کہ اگر انہوں نے نیک نیتی سے یہ اعتراض لکھا ہے تو وہ ہمیں بتائیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس جگہ قرآنی الفاظ کو مقدم موخر کیا ہے۔ اور اپنے مفید مطلب معنے لیکر مسیح کی موت کو ثابت کیا ہے۔ اے منشی صاحب اگر آپ نے تقدیم وتاخیر کا الزام حضرت مرزا صاحب پر ثابت نہ کیا تو یاد رہے کہ آپ ان لوگوں میں سے شمار ہونگے جن کی نسبت قرآن کریم بار بار فرماتا ہے × × × × × × × ×

جیسا کہ منشی جی نے ازالہ اوہام کے حوالے سے لکھا ہے یہ بھی بات ہے کہ ہمارے مطاع ومخدوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فرمانا "کہ مسیح کے اُترنے سے انکار مستوجب کفر نہیں" صحیح ہے۔ کیونکہ ہمارا قرآن ہمیں بتاتا ہے مسیح کا آسمان پر چڑھنے کا اعتقاد غلط ہے اور چونکہ وہ چڑھا نہیں اس لئے اُس کے اُترنے سے انکار کیونکر موجب کفر ہو سکتا ہے۔ منشی جی کا یہ سمجھ لینا کہ اس سے مراد خود مسیح موعود ہیں محض غلط ہے۔ یہ ایک فرضی قضیہ اپنی ہوائے نفس سے جما کر منشی جی نے ناحق کاغذ سیاہی اور وقت کا اصرار کیا ہے۔ بحوالہ عبارت صفحہ ۲۹۶ ازالہ اوہام آیات متشابہات پر ایمان لانا چاہیئے اور ان کی حقیقت کو حوالہ بخدا کر دینا چاہیئے۔ منشی جی لکھتے ہیں کہ بقول مرزا صاحب اب تو کوئی جھگڑا نہیں رہا۔ حضرت مسیح کی آیات پر ایمان لادیں اور تمام اعتراضات محال عقلی کے کہ جسد عنصری کے آسمان پر نہیں جا سکتا اور نہ زندہ رہ سکتا ہے اور نہ نزول بالجسد کر سکتا ہے حوالہ بخدا کر دیں۔ یہاں بھی منشی جی کی حالت پر افسوس آتا ہے کہ وہ آیات متشابہات اور آیات واقعات ومحکمات میں تمیز نہیں کر سکتے۔ انہوں نے ازالہ اوہام کی اُس ساری تشریح کو نہیں پڑھا جو اس ضمن میں کی گئی ہے۔ مسیح کی رفع کی آیت میں تو چند واقعات متعلقہ مسیح کا مذکور ہے اور واقعات بعد از متوفیک مشروط ہے اور قرآنی الفاظ کی ترتیب میں تقدیم وتاخیر جائز نہیں۔ اور آپ کی مسلمہ حدیث میں متوفیک کے معنے ممیتک کے لکھے ہوئے موجود ہیں پھر کونسی وجہ ہے کہ اس کو متشابہات میں سے سمجھ لیا جاوے کیونکہ یہ صاف واقعات ہیں کہ متوفیک یعنے ممیتک یعنے ممات مسیح کا واقعہ سب سے پہلے اور رفع کا واقعہ اس سے بعد اور دوسرے دو واقعات بالترتیب اسکے بعد ہیں۔ رفع کے ساتھ بجسدہ العنصری الی السماء کا شمول تو منشی جی کی تصنیف ہے۔ قرآن کریم موجود پڑا ہے غور کریں کہ رفع کے ساتھ کہیں بھی آسمان اور جسم عنصری کا ذکر نہیں۔ قرآن کی آیات کے ساتھ اپنے منگھڑت الفاظ شامل کر کے مفید مطلب معنے نکالنا تو اس کو کہتے ہیں جو منشی صاحب کر رہے ہیں۔ اگر وہ رفع کے ساتھ قرآن کریم میں لفظ آسمان دکھلادیں تو ہم اُنکی کچھ مالی خدمت کرنے کو بھی طیار ہیں +

پیارے منشی جی خدا کے لئے انصاف کرو مسیح ناصری ابن مریم کے زندہ آسمان پر جانے سے اسلام کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ اور قطع نظر سوال فائدہ کے آپ کے پاس کونسی قرآنی آیات اُس کے آسمان سے اُترنے اور صحیح حدیث اُس کے آسمان پر چڑھنے کے ثبوت میں ہیں۔ دیکھو قرآن کریم اُس کے مر جانے کی مختلف آیات میں خبر دیتا ہے۔ ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ اور ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل دونوں آیات میں لفظ خلت مشترک ہے اور آیت اوّل میں اس کے یہی معنے لئے جاتے ہیں کہ قبل مسیح جتنے

رسول آئے وہ سب بلا استثنےٰ فوت ہو گئے اور واقعات تاریخ بھی اسی کی شہادت دیتے ہیں۔ پھر وہی لفظ جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے رسولوں پر بولا جائے تو اُس کے معنے وہی لئے جائینگے یعنے یہ کہ تمام مرسلین قبل از حضرت سرور کائینات محمد مصطفےٰ (صلعم) بلا استثنےٰ فوت ہو گئے۔ ایسا ہی بخاری جلد ۲ باب واذکر فی الکتاب مریم الخ کے اخیر میں بروایت حضرت ابن عباس رضؓ حدیث لکھی ہے جس میں آنحضرت سرور کائنات فرماتے ہیں۔ فاقول کما قال العبد الصالح عیسی بن مریم۔ وکنت علیھم شھیداً ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علیٰ کل شئی شھید الخ اس حدیث میں دو باتیں قابل غور ہیں۔ ایک تو یہ ہے آنحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ میں وہی بات کہوں گا جو عبد صالح عیسیٰ بن مریم نے کہی تھی۔ نقط ہے کہتے یعنے (کما قال) سے بظاہر ہوتا ہے کہ یہ آنحضرت صلعم سے پہلے کا واقعہ ہے جو کسی گزشتہ زمانہ میں گذر چکا اور اُس میں مسیح فرماتے ہیں کہ فلمّا توفیتنی پس جب تو نے مجھ کو مار لیا۔ تو گویا مسیح کا مرنا آنحضرت صلعم سے پہلے کسی زمانہ میں تسلیم ہوا ہے۔ اور یہ بات کہ یہ واقعہ روز قیامت کے متعلق ہے۔ اُسوقت فیصلہ کی جائے گی۔ جب منشی جی اس کو اپنی طرف سے پیش کرینگے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ اپنی کمزوری کو خود محسوس کر بیٹھے ہوں۔ اور بحث تحصیل حاصل کا کام ہو۔ اسکی دوسری شق کہ عیسائی قوم کا بگڑنا مسیح کی موت کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اور اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اُن کی قوم بگڑ چکی ہے تو اس سے پہلے اُن کی موت مسلم ہو جاتی ہے اور عیسائی قوم کا اسلام سے بہت پہلے بگڑ جانا ثابت ہے بلکہ اسلام کا اپنا تشریف لانا ہی اس قوم کے بگڑنے کا ثبوت ہے پس یہ سلسلہ موت مسیح پر ایک مضبوط دلیل قائم کر دیتا ہے ✤

احادیث نزول کی طرف دیکھنے سے صاف پتہ ملتا ہے کہ آنے والا مسیح امت محمدیہ میں سے ہوگا۔ بخاری جلد ۲ باب نزول المسیح میں حدیث کیف انتم اذا انزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم۔ صاف اس بات کی گواہ ہے کہ مسیح موعود امت محمدیہ میں سے ہوگا۔ "انتم" اور "فیکم" میں مسلمان مخاطب ہیں۔ اور "فیکم" سے صاف انحصار اس بات کا پایا جاتا ہے کہ وہ امت محمدیہ میں سے ہوگا۔ اور پھر امامکم منکم نے اس کی پوری تشریح کر دی ہے کہ مسیح موعود تمہارا امام تم میں سے ہی ہوگا ✤

پس ان تمام باتوں سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر نہیں چڑھے اور نہ ہی کوئی واقعہ صعود الی السماء کی شہادت دی تھی بلکہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے فوت ہو گئے اور اُن کے بگڑ جانے کے بعد اسلام دُنیا میں آیا۔ اور جس مسیح کے آنے کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اس کا امام۔ حکم و عدل اور امت محمدیہ میں سے ہونا ثابت ہے ✤

منشی صاحب نے واقعہ صلیب کے متعلق بھی ایک عجیب کہانی بیان کی ہے۔ اور اُس کی نسبت لکھتے ہیں کہ اس پر اجماع امت ہے۔ ہم اُن سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ اجماع امت کے وہ کیا معنے سمجھتے ہیں۔ کیونکہ دُنیائے اسلام میں سب سے پہلا اجماع تو مسیح کی موت پر ہوا تھا۔ آنحضرت سرور کائنات صلعم کی وفات کے موقعہ پر حضرت عمر رضؓ کی حالت بیقراری اور حضرت ابابکر صدیق رضؓ کا صحابہ کو جمع کرکے وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او قتل انقلبتم علیٰ اعقابکم پر زور سے خطبہ فرمانا اور خلت کو موت کے محل پر تشریح کرنا۔ اور سب کا بلا اختلاف سنتے رہنا اور کسی کا یہ نہ بول اُٹھنا کہ آپ تو تمام رسولوں کو مردہ بتا رہے ہیں لیکن ان میں سے مسیح تو زندہ ہیں۔ کافی ثبوت اسبات کا ہے کہ امت محمدیہ کا سب سے پہلا اجماع اسی مسئلہ پر ہوا تھا ✤

منشی صاحب غور فرما دیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ امام مالک۔ ابن حزم۔ ابن قیم۔ بخاری وغیرہم رحمت اللہ علیہم اجمعین۔ وفات مسیح کے قائل ہیں اور یہ اصحاب اُن مفسرین سے بہت زیادہ عزت وقعت اور اعتبار کا استحقاق رکھتے ہیں۔ جن کا منشی جی بار بار ذکر کرتے ہیں ✤

منشی جی کی یہ عجیب فلسفی ہے کہ مسیح کو صلیب پر چڑہا کر باریک حکمتوں سے اُس کی جان بچانا خدا تعالےٰ کے لئے مشکل اور محال تھا لیکن ایک بے گناہ فرشتے کو انسان بنا کر اُس کو مسیح کی شکل دیکر صلیب پر چڑھوا کر مروا دینا جائز ہو گیا۔ یہ عجیب کرشمہ خدائی ہے۔ کوئی ان منشی جی سے دریافت کرے کہ آپ کے پاس اس کے جواز کا کیا ثبوت ہے تو سوائے اس کے کیا جواب دینگے۔ کہ ایسا ہونا ممکن ہے۔ لیکن گزشتہ واقعات پر امکان کا اشتباہ ڈالکر عبور کرنا ممکن نہیں۔ سوال تو صرف یہ ہے کہ روایت اور شہادت سے کیا واقعہ ثابت ہوتا ہے۔ اور وہ صرف یہی ہے کہ مسیح صلیب پر چڑھائے گئے لیکن وہ اُس کے مار ڈالنے پر قادر نہ ہو سکے اور اُن کو یہ اشتباہ ہو گیا کہ گویا مسیح مر گئے ہیں ✤

منشی جی نے انجیل کی طرف بھی رجوع کیا ہے اور حکیمانہ عقلمندی سے اس بات پر زور دیا ہے کہ پسلی چھید کر امتحان کرنے سے جو لہو اور پانی بہ نکلا تھا وہ مسیح کے مردہ ہونے کی دلیل تھی۔ ان سے کوئی پوچھے کہ مُردوں کی لاشوں کو زخم کرنے سے کبھی لہو بھی نکلا کرتا ہے۔ اصل میں یہ بیچارے معذور ہیں نہ تو خود اچھی طرح اپنے دین کو پڑھا ہے۔ نہ حضرت اقدس میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کی کتابوں کا ہی مطالعہ کیا ہے اور نہ ہی انجیلوں کو عبور کیا ہے۔ چند سطحی باتوں کو لیکر جلدی سے کتاب لکھنے کی طرف دوڑ پڑے ہیں۔ منشی جی انجیلوں کی یہ بات کہ بھالا مارنے سے لہو بہ نکلا تھا مسیح کی زندگی پر ایک قطعی دلیل ہے۔ لہو ایسے مُردوں کبھی نہیں بہتا بلکہ زندوں سے نکلتا ہے۔ بشیک جا کر تحقیقات کر لو۔ اور اُس کے صلیب سے زندہ اُترنے میں تو موجودہ عیسائی مذہب کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ لوگ اُس کا مر کر اُترنا کفارہ شمار کرتے ہیں۔ اور کفارہ موجب قیام و نجات مذہب عیسائی ہے جب اُس کا صلیب سے زندہ اُترنا ثابت ہو تو نہ کفارہ رہتا ہے اور نہ ہی مذہب عیسائی زندہ رہتا ہے۔ اس کی تفصیل کے لئے کتاب مسیح کی صلیب کا چشمدید گواہ ملاحظہ کریں ✤

توفی کے معنوں پر بھی ان کا زور محض کم علمی کی وجہ سے ہے۔ چلو جہاں توفی کا مفعول ذی رُوح ہو اور فاعل خدا ہو تو اس کے معنے غیر از موت کچھ اور دکھادیں ✤

ہم ان کی اس متکبرانہ تحریر کو نظر انداز کرتے ہیں جس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ضلع سیالکوٹ میں ۱۵ روپے ماہوار کی ملازمت کو نہایت حقارت کے انداز سے بیان کیا ہے۔ کیونکہ اس ملازمت کو حقارت سے دیکھ کر منشی جی نے نہ صرف اپنی پگڑی اُتار ڈالی ہے بلکہ حضرت سرور کائنات صلعم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عزتوں کو بھی ہاتھ جا مارا ہے کیونکہ ہمارے سرور عالم محمد مصطفےٰ صلعم نے خدیجۃ الکبریٰ رضؓ کی ملازمت اور موسیٰ علیہ السلام کی دس سالہ عمر گذر گیا یہ سب اسی حقارت آمیز انداز کے نیچے آ جاتے ہیں۔ اور منشی جی حضرت اقدس کی ملازمت کے متعلقہ اور اُس کے بعد کے واقعات جو لکھے ہیں اُن پر معلوم نہیں کہ ولا تقف ما لیس لک بہ علم کی چادر کہاں تک ڈالی ہے۔ ہم تقاضا کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ ان پر ان سے شہادت طلب کریں لیکن اس کو بھی ہم فی الحال حوالہ بخدا کرتے ہیں اور آپ کے افتراء ان کے لئے چھوڑ دیتے ہیں ✤

منشی جی ہم تو آپ کی ذات کے متعلق کہ ڈاک خانہ سے کیوں آپ کی تبدیلیاں ہوتی رہیں اور کیوں انجمن حمایت اسلام سے علیحدگی کا انتظام کیا گیا اور لاہور کی گلیوں میں آپ کیا کچھ کرتے پھرتے تھے لکھنا کمینہ پن سمجھتے ہیں اور نہ کچھ جواب میں سننا چاہتے ہیں لیکن افسوس کہ منشی جی نے باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود کی تصانیف پڑھنے اور اُن کے حالات کا مطالعہ کرنے کی طرف صرف دو چار ماہ سے ہی رجوع کیا ہے۔ غیب دانی کا بھی دعویٰ کر دیا ہے کیونکہ اس پیرانہ سالی میں وہ وثوق کے ساتھ کہتے ہیں کہ گویا حضرت میرزا صاحب ممدوح کی آمدنی ناجائز اور حرام تھی۔ ہماری سمجھ میں اس قسم کے اعتراضات کوئی شریف دل نہیں کر سکتا۔ اے منشی پیر بخش صاحب اگر آپ مرد میدان ہو تو تم میدان میں آکر ثابت کرو کہ حضرت میرزا صاحب نے اپنی آمدنی کو نفسانی خواہشات پر صرف کیا۔ اور دین کا کوئی کام نہیں کیا۔ آپ تحقیقات کرو۔ دیکھو۔ سوچو اور سمجھو اور خدا سے خوف کر کے اپنے مُنہ سے وہ بات نکالو جو آپ کے مسلمات پر زد نہ کرتی ہو۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ پنشن لیکر اب خدا کی گرفت میں نہیں آ سکتے ✤

آپ کا یہ بھی عجیب فلسفہ ہے کہ پانی اور خاک دو سفلی عنصر عقلاً آگ اور ہوا اور رُوح میں جذب اور مغلوب ہو کر عالم بالا کو جا سکتے ہیں۔ پہلے تو عالم بالا اور آسمان میں

فرق بیان فرمائیے۔ پھر آسمان اول و دوم و سوم و چہارم کو اوپر کے حالات اور کیفیات کی جدا جدا تشریح فرمائیے اور پھر اس امکان کو پیش کیجئے اور ساتھ ہی اس کے جب یہ عام طور ممکن ہے تو پھر مسیح کی تخصیص کی وجہ بیان کر دیجئے۔ اور وہ آلات جس کے ذریعہ سے مسیح کا صعود واقعہ ہوا ذرا اُن کا بھی کچھ حال لکھدیجئے۔ اور جو یہ کہیں کہ خاک اور پانی دوسرے عنصر میں تبدیل ہو کر آسمان پر چڑھے تھے جیسے آپ نے پانی کے ہوا ہو جانے کا شاہدہ لکھا ہے تو پھر تو وہ اس وقت وہ چار عناصر نہ تھے بلکہ صرف دو رہ گئے تھے اور جب ایک جسم کی خاک اور پانی ہوا اور آگ ہو جائیں تو پھر وہ جسم ہی نہیں رہتا وہ کوئی اور جسم ہو جاتا ہے اور یہ بات خارج از بحث ہے +

کیا حضرات ایلیا اور ادریس علیہم السلام کا آسمان پر جانا قرآن کریم مانتا ہے ؟ اس پر قرآن کریم سے کونسی دلیل آپ پیش کرتے ہیں جس میں آسمان کا ذکر ہو +

منشی صاحب بحث آسمان پر چڑھنے کی کر رہے ہو یا ستاروں اور سورج میں جانے کی۔ مسٹر آر اگو فریج عالم علم ہیئت کی رائے تو آسمان کے متعلق نہیں۔ اور اگر ہو بھی تو وہ کوئی نص شرعی نہیں۔ کیا اس رائے کو پیش کرکے آپ بجائے آسمان کے ریسمان کی باتیں نہیں کر رہے ہے +

منشی صاحب نے حدیث کسوف وخسوف کے معنے بھی نہایت عالمانہ طرز پر سمجھے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ خرق عادت کے طور پر اول رات رمضان میں چاند کا گرہن [illegible] گرہن کا +

ہم اس کے سوائے اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ :۔

بریں عقل و دانش بباید گریست + بندہ خدا پہلے یہ تو دیکھو کہ آپ کے گھر میں آپ کے بزرگوں نے اس کے کیا معنے کئے ہیں۔ اگر آپ کی سمجھ صحیح ہے تو آپ کے حافظ لکھو کے والے جن کو آپ ایک مشہور بزرگ مانتے ہیں۔

ع تیرہ چن ستویں اٹھویں سورج گرہن ہوسی اس سالے الخ

کہاں سے لے آئے۔ کیا آپ کی سمجھ صحیح ہے یا حافظ صاحب کی۔ ایسا ہی آثار قیامت کی کتب میں ذرا غور سے اس حدیث کے معنے پڑھے ہوتے۔ اور اس بات پر بھی غور کی ہوتی کہ عربی زبان میں پہلی رات کے چاند کو ہلال کہتے ہیں۔ قمر نہیں کہتے۔ اور ہلال کا منکسف ہونا ناممکن ہے۔ کیونکہ وہ تو خود پہلے ہی سے منکسف ہے۔ اور اگر یہ خیال کیا جائے کہ اُس زمانہ میں پہلی رات کو چاند پورا گول ہو جائے گا تو قرآن شریف کے رو سے یہ محال ثابت ہوتا ہے۔ منشی جی علوم اپنے اصول سے سمجھے جاتے ہیں چاند ہمیشہ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ تاریخوں میں پورا گول ہوتا ہے اور انہیں تاریخوں میں اس کو گرہن لگتا ہے اور سورج کو ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ تاریخوں میں گرہن لگا کرتا ہے پس چاند کا اپنے گرہن لگنے کی پہلی رات یعنے ۱۳ تاریخ اور سورج کا گرہن لگنے کے درمیانی دن یعنے ۲۸ تاریخ کو رمضان میں گرہن لگنا اس حدیث سے مراد ہے +

منشی جی لا مہدی الا عیسٰی کی طرف بھی توجہ کریں۔ آپ ہی بتائیں کہ سب معراج جب آنحضرت صلعم ابراہیم و موسٰے و عیسٰے وغیرہم علیہم السلام سے ملاقات ہوئی تو اُس وقت کونسی خاص بات آپ نے عیسٰےؑ میں دیکھی جس سے آپ نے ہمیں یہ فرمایا کہ اور تو سب فوت شدہ تھے مگر صرف عیسٰے علیہ السلام زندہ تھے جب سب ایک حالت میں نظر آئے تو مسیح کیونکر زندہ مانا جا سکتا ہے +

آپ نے کہاں دیکھا ہے کہ دمشق سے قادیان مراد لیا گیا ہے۔ حدیث میں من جانب الشرقی من الدمشق الفاظ ہیں۔ اور جغرافیہ کو کہ قادیان بھی صحیح طور پر دمشق سے مشرقی جانب کو خط استواء میں ظاہر ہے۔ اور یہی مراد لی گئی ہے۔ اپنی بناوٹی یا تول کے آپ ذمہ وار ہیں +

ہم یہ چند باتیں مختصر طور پر لکھ کر منشی پیر بخش صاحب اور اُن کے مددگاروں اور دوستوں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ خدا کے لئے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری کتابیں پڑھیں اور تحقیق حق کی خاطر پڑھیں۔ اور خدا سے دعا کرتے رہیں اور پھر جو کچھ اُن کی سمجھ میں آئے اُس کے مطابق فیصلہ کریں۔ ادھورا علم مہلک ہوتا ہے۔ اور ہم کو امید ہے کہ انشاء اللہ آپ کے رسالہ کا جواب لیکر ہم پھر کبھی کاغذوں میں آپ سے ملینگے +

معراج الدین عمر

خطبات نور

یہ بھی خدا تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ جس کام کے کرنے کا کوئی شخص ارادہ کرے۔ اس کے تکمیل کی توفیق بھی خدا اس کو دیوے ورنہ کون نہیں چاہتا۔ کہ اس کے ہاتھ سے خدمت دین ہو۔ مدت سے میری خواہش تھی۔ کہ کسی نہ کسی رنگ میں خدا مجھے بھی خدمت دین کی توفیق دیوے۔ سب سے پہلے میں نے اُردو ریویو میں سے چند مضامین انتخاب کرکے ایک جگہ جمع کئے۔ خاصکر پردہ۔ تعدد ازدواج۔ طلاق اور سود پر جو مضامین ریویو میں چھپتے رہے۔ وہ میں نے ایک جگہ جمع کرکے بصورت کتاب شائع کرنے کا ارادہ کیا۔ لیکن جس سال میں نے یہ مضامین ترتیب دیئے۔ اسی سال جلسہ کے موقعہ پر ایسے ضروری مضامین کو بصورت ٹریکٹ شائع کرنے کا صدر انجمن نے ارادہ ظاہر کیا۔ اس لئے میں نے ان کو چھپوانے کا خیال چھوڑ دیا۔ مگر میں نے اپنے لئے ان سب مضامین کو ترتیب دیکر بصورت کتاب مجلد کرا لیا۔ اس کے بعد اور بھی کئی ایک ضروری مضامین جمع کئے۔ حال ہی میں اُردو ریویو میں اشاعت اسلام اور ینابیع الاسلام پر جو ریویو چھپتا رہا۔ وہ میں نے ترتیب دیکر مجلد کرا لیا۔ یہ ہر دو مضامین بھی علیحدہ بصورت ٹریکٹ چھپ جانے ضروری ہیں۔ کوئی صاحب چھپوانا چاہیں۔ تو میں ان کو مسودات دے سکتا ہوں۔ اسی طرح میں نے خطبات حضرت خلیفۃ المسیحؑ جمع کئے۔ جن کو میں نے اپنے خیال کے مطابق حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے بہتر نذرانہ سمجھا ایک مرتبہ جب میں حاضر خدمت ہوا۔ اور مسودات پیش کئے تو حضور دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اور فرمایا کہ :۔

میرے تو وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ کوئی ان کو جمع کرے گا۔ بڑی محنت کی ہے۔ جیسی آپ نے ان سے محبت کی ہے۔ خدا آپ سے محبت کرے

حضرت صاحب کے اس اظہار مسرت کو دیکھ کر مجھے تقویت ہوگئی۔ اور میں نے ان کے چھپوانے کا ارادہ کر لیا۔ اور یہ خدا تعالےٰ کا فضل اور احسان ہے۔ کہ خطبات نور کا حصہ اول چھپکر تیار ہوگیا ہے۔ اور دوسرا لکھا جا چکا ہے۔ حصہ اول میں خطبات جمعہ وعیدین سنہ ۱۹۰۱ء سے لیکر سنہ ۱۹۰۴ء تک آچکے ہیں۔ حصہ دویم میں اپریل سنہ ۱۹۱۰ء تک کے تمام خطبات آگئے ہیں۔ میں نے اپنی طرف سے تمام خطبات جمع کرنے میں کوشش کی ہے۔ اگر کوئی غلطی سے رہ گیا ہو۔ تو مجھے ضرور اطلاع دی جاوے تاکہ حصہ سوئم میں شائع کر دیا جاوے +

پہلا حصہ ۱۱۲ صفحہ کا سفید ولایتی ۲۲×۱۸/۸ ۲۴ پونڈ کاغذ پر چھپا ہے۔ جسکی قیمت صرف ۸/ ہے +

دوسرا حصہ زیر طبع ہے۔ اس کا حجم ۲۶۸ صفحہ کا ہے جسکی قیمت غالباً ۱۰/ ہوگی۔ **پہلا حصہ بدر ایجنسی سے مل سکتا ہے**۔ بدر اور خاصکر الحکم کی پرانی فائلیں پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت میں کام کرنے کے لئے بہت بڑا ذخیرہ ہے۔ اگر کوئی صاحب ہمت کرے۔ تو کام بہت ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی ڈائری۔ ملفوظات۔ تقریریں۔ الہامات وغیرہ وغیرہ بہت سے ایسے کام ہیں۔ جن کو تکمیل دینا ہر ایک احمدی کا کام ہے۔ میرے معزز دوست بابو منظور الٰہی صاحب نے بہت بڑا ذخیرہ جمع کیا ہے۔ اور مختلف مضامین کو ترتیب دینے میں بہت بڑی محنت کی ہے۔ خدا جزائے خیر دیوے حضرت مفتی صاحب تو کچھ نہ کچھ کرتے رہتے ہیں اور اپنے استقلال اور نمونہ سے دوسروں کو کام کرنے کی تحریک کرتے رہتے ہیں۔ حال ہی میں آپ نے اشتہارات کو جمع کرکے شائع کرنے کا جو انتظام کیا ہے اس کی جتنی قدر کی جاوے تھوڑی ہے۔ باوجود اس قدر مصروفیت کے آپ نے ان کو شائع کرنے میں جو محنت اُٹھائی ہے۔ اس کا وہی لوگ اندازہ کر سکتے ہیں۔ جنھوں نے خود کبھی کوئی کام کیا ہو۔ میں نے سُنا ہے۔ کہ مفتی صاحب کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی وہ ڈائریاں بھی ہیں۔ جو اب تک کسی اخبار میں شائع نہیں ہوئیں امید ہے۔ کہ مفتی صاحب ان کو بھی بصورت کتاب جلد شائع کرکے قوم پر بہت بڑا احسان کرینگے +

خاکسار عبدالحمید

ٹریکٹ سیریز

حضرت کے ارشاد کی تعمیل میں دوسرا ٹریکٹ مولوی صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے نے باری تعالےٰ کی ہستی کے ثبوت میں چھاپا ہے۔ اور خوب لکھا ہے۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے۔ یہ ٹریکٹ صوفی صاحب احمدیہ انجمنوں کے سکرٹریوں کو برائے تقسیم ارسال کریں گے۔ تیسرا ٹریکٹ لاہور کی احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن نے شایع کیا ہے۔ اور ان کا ارادہ ہے کہ ماہوار ایسے ٹریکٹ شایع کریں گے۔ اس ٹریکٹ میں حضرت مسیح موعود کی صداقت پر ایک پرزور مضمون ہے۔ اور احمدیہ مجمع الاخوان لاہور سے مل سکتا ہے۔ اس ٹریکٹ کو دیکھکر حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا:۔ بہت عمدہ ہے۔ بڑے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کے ہاتھوں سے ایسے کام نیکی کے ہوں۔

درخواست جنازہ

(۱) برادر قاضی محمد عالم قاضی کوٹ سے اپنی بی بی مرحومہ کیواسطے احباب سے دعائے جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔ مرحومہ ۲۶۔ اگست کی پہلی شب کو فوت ہوئی۔ سلسلہ حقہ سے بہت اخلاص رکھتی تھی۔ اپنے کئی زیور فروخت کر کے سلسلہ میں امداد دی تھی۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔

(۲) ہمارے معزز دوست منشی محمد الدین صاحب اپیل نویس سیالکوٹی ۵ ستمبر کو قادیان میں فوت ہوئے۔ اور ان کی وصیت کے مطابق مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے خوب آدمی تھے۔ اللہ تعالےٰ مغفرت کرے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے جنازہ پڑھایا۔ احباب نماز جنازہ پڑھیں۔ اور مرحوم کے پس ماندگان کی بہتری کیواسطے دعا کریں۔

(۳) برادر محمد سعید احمدی ولد میاں چراغدین کی بیوی بعارضہ ہیضہ فوت ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے جنازہ سے مدد کریں۔

دُعا و مدد

(۱) برادر ثناء اللہ صاحب اپنے نیک ارادہ دل میں مظفر و منصور ہونے کیلئے احباب احمدیہ سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(۲) حکیم سردار علی صاحب احمدی برادر زادہ حضرت خلیفۃ المسیح میانی میں بیمار ہیں احباب ان کی صحت کیواسطے دعا کریں۔

کلام امیر مفت

برادر محمد عبد اللہ خانصاحب نے کسی مسکین کے نام کلام امیر جاری کرنے کے واسطے مبلغ عہ دیئے ہیں۔ کسی کی درخواست آنے پر جاری کیا جاویگا۔

حسن میاں پھلواری

یہ وہی بزرگ ہیں۔ جنکی کتاب میلاد پر بدر میں بھی ریویو ہوچکا ہے۔ اور میں نے ریویو کے علاوہ بھی کچھ عرض کیا تھا۔ آپ نے اہلحدیث کے بنی نمبر میں ایک فقرہ لکھکر خواہ مخواہ ایک پاک جماعت کی دل آزاری کی ہے کہ اب کوئی نبی مبعوث نہیں ہوسکتا۔ نہ عرب میں نہ ہند میں نہ دارالزمان میں نہ دارالامان میں۔

صاف ظاہر ہے یہ جلے دل کے پھپھولے پھوڑے گئے ہیں۔ میں حیران ہوں شاہ سلیمان کے لخت جگر کا یہ عقیدہ نہ اس آیت قرآنی پر مبنی ہے کہ یٰبنی اٰدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم اٰیتی فمن اتقی واصلح فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ٥ نہ مسلم کی اس حدیث پر کہ آخری زمانے میں عیسیٰ نبی اللہ آئیگا۔ نہ مولانا روم کے اس شعر پر

آن نبی وقت باشد اے عزیز

نہ سید عبد الکریم ابن ابراہیم الجیلانی کے اس قول پر۔ بقولہ واشوقاہ الی اخوانی الذین یاتون من بعدی الحدیث فھولاء انبیاء الاولیاء یرید بذالک نبوۃ القرب الاعلام والانسان کامل، نہ شیخ اکبر رضہ کے اس قول پر۔

فان النبوۃ التی انقطعت بوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ھی نبوۃ التشریع لامقامھا +

پھر اس سے زیادہ اگر وہ اپنے سلسلے کے بزرگوں کی فہرست چاہیں تو پیش کروں۔ جو مکالمہ و مخاطبہ الہی سے سرفراز ہوئے اور حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی نبوۃ کے بھی یہی معنی ہیں

(اکمل۔ قادیان)

ضرورت

دفتر سکرٹری میں محرر دعیم کی اسامی پر ایسے شخص کی ضرورت ہے۔ جو انٹرنس پاس ہو۔ دفتر کے کام سے واقف ہو۔ اگر انٹرنس پاس نہ ہو تو کام میں تجربہ خاص ہو۔ تنخواہ ابتدائی بیس روپیہ ماہوار دو روپیہ سالانہ ترقی اور تیس روپیہ انتہائی تنخواہ ہے۔ درخواست اردو انگریزی خط میں آنی چاہیئے (سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان)

میاں محمد حسن رض صاحب

کو بغرض فراہمی چندہ ضلع جالندھر و ہوشیار پور بھیجا گیا ہے۔ ہر دو ضلع کے احمدی احباب ہر طرح سے ان کی مدد فرما کر مشکور فرمادیں

(سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان)

اڈیٹر صاحب اخبار ہند و لاہور پبلک کو اطلاع دیتے ہیں کہ ہندو کا کرشن نمبر جو صاحب چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر ان کے دفتر سے منگوالیں۔

اخبار عالم پر ایک نظر

مسلم یونیورسٹی کو چار ڈھیلنے کے سبب کلکتہ کے ایک سیٹھ صاحب اپنا دس ہزار روپے بنک سے واپس لیا۔ جو اسی شرط پر دیا گیا تھا۔ نیوزیلنڈ میں ایک سبز پتھر کا پہاڑ دریافت ہوا ہے۔ لکھنؤ کے اخبار مسلم گزٹ سے پانچسو روپے کی ضمانت رکھوائی گئی۔

انگلستان سکندریہ پر ایک جنگی بیڑہ جہازات مقیم رکھنا چاہتا ہے۔ مصری پبلک اس کے خلاف ہے۔ کثرت باراں اور طوفان سے انگلستان کے ایک علاقہ میں لاکھوں روپے کا نقصان ہوا۔

خوشی سے یہ بات سنی گئی کہ وطن اور زمیندار میں صلح ہو گئی ہے مگر یہ بات صاحب پیسہ کو ناگوار معلوم ہوتی ہے۔ انہوں نے ایسے مضامین لکھے ہیں۔ جنسے آگ بجائے بجھنے کے اور بھڑکے۔ مگر خوف ہے کہ اس کا نتیجہ خود پیسہ کو پہنچ جائے۔

بلغاریہ میں شورش برپا ہے۔ کریٹ والوں کی سازش پکڑی گئی ہے۔ جزیرہ ساموس پر چند یونانی کبڑا کرنا چاہتے تھے۔

یونان کے جنگ طرابلس سے فائدہ اٹھانیکی نیت سے ترکی سرحد پر چھیڑ چھاڑ شروع کی ہے۔ بلغاریہ سرویا اور یونان نے ترکوں کے خلاف اتحاد کیا ہے۔

مراکو میں قبایل عرب اور فرانسیسیوں کے درمیان چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہو رہی ہیں یہ خار دار لقمہ فرانس کے حلق سے بآسانی اترتا ہوا نظر نہیں آتا۔

مراکو کے نئے سلطان کا نام یوسف ہے۔ جاپان کے نئے بادشاہ کا نام ملتسو ہیٹو ہے۔

بقول اخبار مسافر آگرہ سیٹھ دیو آریہ (سابق غلام حیدر) ایک مکروہ الزام کی بنا پر گورو کل سے نکالا گیا ہے +

بمبئی میں ہندو عورتوں نے ایک پولیٹیکل انجمن بنائی۔

بنگال کے ڈاکوؤں نے کلکتہ کے ڈپٹی کمشنر کو جو انکا انسداد کرنے گئے تھے مار مار کر ادھموا کر دیا۔

بلا لحاظ اس امر کے کہ کوئی کالج ستمبر یا اکتوبر کی کس تاریخ کو کھلیگا کوئی طالبعلم تاریخ افتتاح سے سات روز گذرنے کے بعد کسی نئی جماعت میں داخل نہ کیا جاویگا۔

ایک انگریز نے کلکتہ کے ایک اخبار میں چٹھی چھاپی ہے کہ مسلمان یونیورسٹی کے خیال کو چھوڑ دیں۔

ضمیمہ درس

اس اخبار کیساتھ ضمیمہ درس قرآن شریف صفحات ۳۳۹ تا ۳۴۲ شایع کئے جاتے ہیں۔